(اُردو ترجمہ) دلیل العارفین یعنی ملفوظات

حضرت قدوۃ العارفین خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری یہ

(مرتبہ)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی بید

www.syedajmersharif.com

یہ صحیفۂ ربانی اور نسخۂ فقر مبانی ملک المشائخ سلطان السالکین منہاج المتقین، قطب الاولیاء، شمس الفقراء، ختم المجتہدین معین الملۃ والدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ کے کلمات جان پرورن کر جمع کئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ کا نام دلیل العارفین ہے۔ اس میں حسب ذیل چار قسمیں ہیں:

قسم اول:- فقر و صواب میں

قسم دوم:- مکتوبات و تسبیح میں۔

قسم سوم:- اوراد وغیرہ میں۔

قسم چہارم:- سلوک اور اس کے فائدوں کے بیان میں۔

مجلس اوّل:

فقر و صواب

پانچویں ماہ رجب ۵۱۴ھ کو اس درویش نحیف قطب الدین بختیار اوشی کو جو ملک المشائخ، سلطان السالکین حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری ﷫ کے غلاموں میں سے ہے۔ جب اس شاہ فلک دستگاہ کی قدم بوسی کی دولت بغداد میں امام ابو اللیث سمرقندی کی مسجد میں حاصل ہوئی تو اسی وقت شریف بیعت سے مشرف فرمایا اور چہار ترکی کلاہ میرے سر پر رکھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ اس دن شیخ شہاب الدین محمد سہروردی، شیخ داؤد کرمانی، شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین محمد صفاہانی ایک ہی جگہ حاضر تھے اور نماز کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ صرف نماز ہی میں سرِ نگاہِ عزت سے لوگ نزدیک ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے کہ نماز مومن کی معراج ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ" تمام مقاموں سے بڑھ کر یہی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ملنا پہلے نماز ہی سے شروع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے بیان کرتا ہے۔ راز کہنے کے لئے کسی کا قرب چاہئے اور وہی قرب پا سکتا ہے جو اس راز کے لائق ہو۔ یہ بھی کہ راز سوائے نماز کے کسی طرح حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ نیز یہ بھی حدیث ہے کہ اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ یعنی نماز ادا کرنے والا اپنے پروردگار سے راز بیان کرتا ہے۔ بعد ازاں مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب شیخ الاسلام سلطان المشائخ خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ کا مُرید ہوا تو آٹھ سال تک آپ کی خدمت میں ایک دم بھی آرام نہ کیا نہ دن دیکھا نہ رات۔ جہاں آپ سفر کو جاتے سونے کے کپڑے اور توشہ اٹھا کر ہمراہ ہوتا جب میری خدمت دیکھی تو اللہ کی نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

فرمانِ پیر پر عمل کرنا

پھر فرمایا جس نے کچھ پایا خدمت سے پایا۔ پس مرید کو لازم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کرے اور جو کچھ اسے نماز تسبیح اوراد وغیرہ کی بابت فرمائے گوش ہوش سے سنے اور اسے بجا لائے تا کہ کسی مقام پر پہنچ سکے کیونکہ پیر مرید کا

WORK ... HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

سنوارنے والا ہے۔ پیر جو کچھ فرمائے گا وہ مرید کے کمال کیلئے ہی فرمائے گا۔

محروم شفاعت کون؟

بعدازاں فرمایا کہ امام خواجہ ابواللیث سمرقندی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ ایک کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو اور پریو! سنو اور اس طرح سمجھ رکھو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرض بجا نہیں لاتا، وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرا فرشتہ رسول اللہ ﷺ کے خطیرہ پر کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو! اور پریو! سنو! اور اچھی طرح جان لو کہ جو شخص سنت نبوی ﷺ ادا نہیں کرتا اور تجاوز کرتا ہے وہ شفاعت سے بے بہرہ رہے گا۔

وقتِ وضو انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے

پھر فرمایا کہ مسجد کگری میں اولیائے بغداد کے مقابل حاضر تھا اور گفتگو انگلیوں کے خلال کے بارے میں ہو رہی تھی۔ فرمایا کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ میں نے صحابہ کرام کو انگلیوں کا خلال کرنے کو کہا ہے جو آبدست کے وقت انگلیوں کا خلال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی انگلیوں کو شفاعت سے محروم نہیں رکھے گا۔

پھر فرمایا کہ شیخ اجل شیرازی کے ہمراہ میں ایک مقام میں تھا اور شام کی نماز کا وقت تھا۔ حضرت خواجہ صاحب نیا وضو کرتے تھے۔ اتفاقاً آپ انگلیوں کا خلال کرنا بھول گئے غیبی فرشتے نے آواز دی کہ اے اجل! تو ہمارے محمد ﷺ کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی امت بنتا ہے لیکن اس کی سنت کو ترک کرتا ہے اس کے بعد خواجہ اجل نے قسم کھائی کہ اس وقت سے لے کر مرتے دم تک میں نے کوئی سنت ترک نہیں کی۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے خواجہ اجل شیرازی (رحمۃ اللہ علیہ) کو بہت متردد پا کر حالت پوچھی فرمایا کہ جس روز مجھ سے انگلیوں کا خلال سہواً ترک ہوا میں فکر میں ہوں کہ یہ منہ نبی کریم ﷺ کو قیامت کے روز کیسے دکھاؤں گا۔

پھر فرمایا کہ صلوٰۃ مسعودی میں بطریق ترغیب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق فقہ سنت میں لکھا ہے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا میری سنت ہے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی بھی یہی سنت ہے۔ اس پر زیادہ کرنا ستم ہے۔

بعدازاں اسی موقعہ پر فرمایا کہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کرتے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ دھوئے جب نماز ادا کر چکے تو اسی رات حضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا جو فرماتے ہیں کہ مجھے تو تعجب ہے کہ تمہارے وضو میں کمی رہ جائے خواجہ صاحب اس ہیبت سے جاگ پڑے اور پھر تازہ وضو کر کے نماز ادا کی اور کفارہ کیلئے سال بھر پانچ سو رکعت بطور وظیفہ کے روزانہ ادا کی۔

باوضو سونے کے فوائد

پھر فرمایا کہ عارف اہل فضل ہیں اور وہ دوست کی محبت میں مستغرق ہیں۔ پس وہ اپنی شرح میں لکھتے ہیں کہ جب آدمی رات کو باطہارت سوتا ہے تو حکم ہوتا ہے کہ فرشتے اس کے ہمراہ رہیں۔ وہ صبح تک اللہ تعالیٰ سے یہی التجا کرتے رہتے ہیں کہ اے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

اللہ تعالیٰ اس بندے کو بخش! کیونکہ یہ باطہارت سویا ہے۔

پھر اسی محفل میں فرمایا کہ عارفوں کی شرح میں آیا ہے کہ جب آدمی باطہارت سوتا ہے اس کی جان عرش کے نیچے لے جاتے ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ اسے نوری خلعت پہنا دو۔ جب وہ سجدہ کر چکتا ہے تو حکم ہوتا ہے کہ اسے واپس لے جاؤ کیونکہ یہ نیک بندہ ہے جو باطہارت سویا ہے اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی جان کو پہلے ہی آسمان سے واپس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لائق نہیں کہ اسے اوپر لے جایا جائے۔ ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے والا نہیں۔

پھر زبان مبارک سے فرمایا کہ فقیہ لکھتا ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں الیمین للاکل والوجه والیسار المقعد۔ یعنی دایاں ہاتھ کھانا کھانے اور ہاتھ منہ دھونے کے واسطے ہے اور بایاں ہاتھ استنجا کرنے کیلئے۔

پھر بات اس بارے میں شروع ہوئی کہ جب آدمی مسجد میں آئے تو سنت یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور جب باہر نکلے تو بایاں پاؤں پہلے باہر رکھے۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ سفیان ثوری مسجد میں آئے اور بھول کر پہلے بایاں پاؤں اندر رکھ دیا اور آواز آئی کہ بیل خانہ خدا میں ایسے بے ادبانہ گھس آتے ہیں۔ اس روز سے آپ کو خواجہ سفیان ثوری کہنے لگے۔

حقیقتِ عارف

پھر عارفوں کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ عارف اس شخص کو کہتے ہیں کہ تمام جہان کو جانتا ہو اور عقل سے لاکھوں معنی پیدا کر سکتا ہو اور بیان کر سکتا ہو اور محبت کے تمام دقائق (باریکیاں، نکتے) کا جواب دے سکتا ہو اور ہر وقت بحر باطن و حکمت میں تیرتا رہے تاکہ اسرار الٰہی و انوار الٰہی کے موتی نکالتا رہے اور دیدہ ور جوہریوں کے پیش کرتا رہے جب وہ اسے دیکھیں پسند کریں۔ ایسا شخص بے شک عارف ہے۔

بعد ازاں اسی موقع پر فرمایا کہ عارف ہر وقت ولولۂ عشق میں مبتلا رہتا ہے اور قدرت خدا کی آفرینش میں متحیر رہتا ہے۔ اگر کھڑا ہے تو بھی دوست کے وہم میں۔ اور اگر بیٹھا ہے تو بھی دوست کا ذکر کرتا ہے۔ اگر سویا ہے تو دوست کے خیال میں متحیر ہے۔ اگر جاگتا ہے تو بھی دوست کے حجاب عظمت کے گرد طواف کرتا ہے۔

نمازِ اشراق کی برکات

بعد ازاں فرمایا کہ اہل عشق صبح کی نماز ادا کر کے جائے نماز پر سورج نکلنے تک قرار پکڑتے ہیں۔ ان کا مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ دوست کی نظر میں قبول ہو جائیں اور انوار کی تجلی ان پر دم بدم ہو۔

پھر فرمایا کہ جب ایسا شخص صبح کی نماز ادا کر کے جائے نماز پر قرار پکڑتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک وہ نہ اٹھے اس کے پاس آ کر اس کیلئے بخشش مانگے۔

پھر اسی موقع کے مناسب فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عمدہ میں لکھتے ہیں وہ اسرار الٰہی کا اشارہ ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے شیطان کو غمگین دیکھ کر سبب دریافت فرمایا۔ عرض کی آپ ﷺ کی امت کے چار گروہ ہوں گے۔ سب سے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

اول موذن جو بانگ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ جب وہ اذان کہتے ہیں تو جو سنتا ہے وہ اذان کے جواب میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کہنے والے اور سننے والے سب بخشے جاتے ہیں۔ دوسرے جو جہاد کیلئے باہر نکلتے ہیں تو ان کے گھوڑوں کی سموں کی آواز سے جب وہ تکبیر کہتے ہیں اور خدا کیلئے لڑتے ہیں تو حکم ہوتا ہے کہ ان کو مع ان کے متعلقین کے بخشا۔ تیسرے وہ گروہ جو کسب حلال سے روزی کماتے ہیں اور درویش جب وہ حلال کی کمائی کھاتے ہیں اور اوروں کو کھلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بخشتا ہے۔ چوتھے وہ لوگ جو صبح کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور پھر نماز اشراق ادا کرتے ہیں۔ شیطان نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جس روز میں ملکوت میں تھا تو میں نے لوح محفوظ میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص صبح کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہے اور پھر اشراق کی نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ مع اس کے ستر ہزار متعلقین کے اسے بخشتا ہے اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی عنایت کرتا ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے فقہ الاکبر میں لکھا دیکھا ہے کہ امام المتقین ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک کفن چور چالیس سال تک کفن چراتا رہا۔ آخر جب مرا تو اسے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ اس کا سبب پوچھا تو بولا کہ مجھ میں ایک چیز تھی۔ وہ یہ کہ جب میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا تو سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا حق تعالیٰ چونکہ اندک پذیر (تھوڑا قبول فرمالینے والا) اور بسیار بخش (زیادہ بخشنے والا) ہے اس نے اس کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ میرے افعال کا کچھ خیال نہ کیا اور مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ عارف کو جب حالت ہوتی ہے اور اس چیز میں محو ہوتا ہے تو اس حالت میں اگر کئی ہزار ملک جن میں عجیب وغریب چیزیں ہوں اس کے پیش کی جائیں تو وہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ مگر اسی چیز میں دیکھتا ہے جو ان کیلئے نازل ہوتی ہے۔ عارف کی ایک علامت تو یہی ہے کہ وہ ہر وقت متبسم رہتا ہے۔ جس وقت عارف مسکراتا ہے اس وقت عالم ملکوت میں مقرب اسے دکھائی دیتے ہیں۔ پس جو کچھ ان سے ظاہر ہوتا ہے وہ اس کے مسکرانے کا سبب ہوتا ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ عرفان میں ایک حالت ہوتی ہے جب وہ حالت اس پر طاری ہوتی ہے تو ایک ہی قدم میں عرش سے حجاب عظمت تک کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں اور وہاں سے حجاب کبریا تک پہنچ جاتے ہیں پھر دوسرے قدم پر اپنے مقام پر آ پہنچتے ہیں۔

پھر خواجہ صاحب آبدیدہ ہوئے کہ عارف کا سب سے کم درجہ یہی ہے لیکن وہ جو کامل ہیں ان کا درجہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کہاں تک ہے، کہاں تک پہنچتے ہیں اور کب واپس آتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

مجلس (۲)

جنابت وطہارت

جمعرات کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اس وقت جنابت کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ مولانا بہاؤالدین بخاری اور مولانا شہاب الدین محمد بغدادی حاضر خدمت تھے۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ انسان کے ہر بال تلے جنابت ہے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پس لازم ہے کہ جس جس بال کے تلے جنابت ہے وہاں پانی پہنچائے اور اپنے بالوں کو تر کرنا چاہئے۔ اگر ایک بال بھی خشک رہ جائے گا تو قیامت کے دن وہی بال اس سے جھگڑے گا۔

پھر فرمایا کہ فتاویٰ ظہیریہ میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ آدمی کا منہ پاک رہتا ہے۔ جب تک جنب کی حالت میں رہے جو کچھ پانی وغیرہ پیئے۔ وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ اگر وہ بے طہارت ہے یا جنبی ہے یا حائض، مومن ہو۔ خواہ کافر۔ اس کا منہ پاک ہے۔

بعدازاں اسی بارے میں فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیٹھے تھے کہ ایک صحابی نے اٹھ کر پوچھا یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی جنبی ہو اور گرم ہوا چلتی ہو اور پسینے سے کپڑے تر ہو جائیں تو وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے یا نہیں؟ فرمایا کہ ناپاک نہیں ہوں گے۔ پھر فرمایا! آب دہن بھی پاک ہے اگر کپڑے کو لگ جائے تو ناپاک نہیں ہوتا۔

بعدازاں اس موقعہ کے مناسب فرمایا کہ میں نے خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے باہر دنیا میں آئے اور حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ صحبت کا اتفاق ہوا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آ کر کہا اٹھ کر غسل کر۔ تو بہت خوش ہوئے اور کہا۔ اے بھائی جبرائیل! اس غسل کا کچھ اجر؟ جواب ملا۔ آپ کے بدن کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب اور پانی کا ہر ایک قطرہ جو آپ کے بدن سے چھوا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جو روز قیامت تک عبادت کرتا رہے گا اور اس عبادت کا ثواب آپ کو ملے گا۔ پوچھا۔ اے بھائی جبرائیل! یہ ثواب میرے ہی لئے ہے یا میرے فرزندوں کیلئے بھی؟ جواب ملا جو تیرا فرزند مومن ہوگا اور حلال غسل کرے گا۔ اس کے بالوں کی تعداد کے موافق اتنے ہی سالوں کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی اور جو قطرے اس کے بدن سے گریں گے ہر قطرے کے عوض ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ پیدا کر دے گا جو قیامت تک تسبیح وتہلیل میں مشغول رہیں گے اور اس کا ثواب اس مومن کو ملے گا جب خواجہ صاحب نے یہ بات ختم کی تو روئے اور فرمایا کہ یہ فائدے اس شخص کے بارے میں ہیں جو حلال غسل کرتا ہے اور جو حرام غسل کرتا ہے تو اس کے ہر بال کے بدلے ایک سال کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے غسل کے وقت جو اس کے بدن سے گرتا ہے ایک شیطان پیدا ہوتا ہے۔ قیامت تک جو بدی اس شیطان سے ہوتی ہے وہ اس شخص کے ذمہ لکھی جاتی ہے۔

شریعت وطریقت وحقیقت

پھر فرمایا کہ راہ شریعت پر چلنے والوں کا شروع یہ ہے کہ جب لوگ شریعت میں ثابت قدم ہو جاتے ہیں اور شریعت کے تمام فرمان بجالاتے ہیں اور ان کے بجالانے میں ذرّہ بھر تجاوز نہیں کرتے تو اکثر وہ دوسرے مرتبے پر پہنچتے ہیں جسے طریقت کہتے ہیں اس کے بعد جب مع شرائط طریقت میں ثابت قدم ہوتے ہیں اور تمام احکامِ شریعت بلا کم وکاست بجالاتے ہیں تو معرفت کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں جب معرفت کو پہنچتے ہیں تو شناخت وشناسائی کا مقام آ جاتا ہے۔ جب اس مقام پر بھی ثابت قدم ہو جاتے ہیں تو درجہ حقیقت کو پہنچتے ہیں اس مرتبے پر پہنچ کر جو کچھ طلب کرتے ہیں پا لیتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ سے عارف کی تعریف یوں سنی کہ عارف وہ ہے جو دونوں جہاں سے قطع تعلق کرے پھر

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مقام فردانیت پر پہنچے کیونکہ یہ راہ وہی شخص اختیار کرسکتا ہے جو سب سے بیگانہ بن جائے۔

اسی موقعہ پر پھر فرمایا کہ نماز ایک امانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سپرد کی ہے پس بندوں پر واجب ہے کہ امانت میں کسی قسم کی خیانت نہ کریں۔

مقبول اور غیر مقبول نماز

پھر فرمایا کہ انسان نماز ادا کرے تو رکوع وسجود کما حقہ بجالائے اور ارکان نماز اچھی طرح ملحوظ رکھے۔

پھر فرمایا کہ میں نے صلوٰۃ مسعودی میں لکھا دیکھا ہے کہ جب لوگ نماز اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور اس کے تمام حقوق بجا لاتے ہیں اور رکوع اور سجود اور قرأت وتسبیح کو ملحوظ رکھتے ہیں تو فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں پھر اس نماز سے نور شائع ہوتا ہے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جب وہ نماز عرش سے نیچے لائی جاتی ہے تو حکم ہوتا ہے کہ سجدہ کر اور نماز ادا کرنے والے کیلئے بخشش مانگ کیونکہ وہ تیرے حقوق اچھی طرح بجالایا ہے پھر خواجہ صاحب روئے اور فرمایا کہ یہ تو اچھی نماز ادا کرنے والوں کے حق میں ہے لیکن جو ارکان نماز کو بخوبی ملحوظ نہیں رکھتے جب ان کی نماز کو فرشتے آسمان پر لے جانا چاہتے ہیں تو آسمان کے دروازے نہیں کھلتے اور حکم ہوتا ہے کہ اس نماز کو لے جاکر اسی نمازی کے منہ پر دے مارو پھر نماز زبان حال سے کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے خدا تجھے ضائع کرے۔

پھر اسی موقع پر فرمایا ایک مرتبہ میں بخارا میں دستار بندوں کے بیچ بیٹھا تھا تو ان سے یہ حکایت سنی۔ کہ ایک مرتبہ پیغمبر خدا ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو رکوع وسجود میں نماز کا حق اچھی طرح ادا نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ کتنے عرصہ سے اس طرح نماز ادا کررہا ہے۔ عرض کی یارسول اللہ چالیس سال سے ایسی ہی نماز ادا کررہا ہوں۔ فرمایا۔ اس چالیس سال میں تو نے کوئی نماز ادا نہیں کی اگر تو مرجائے گا تو میری سنت پر نہیں مرے گا۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب انبیاء، اولیاء اور ہر مسلمان سے پوچھیں گے جو اس حساب سے عہدہ برآ نہیں ہوسکے گا وہ عذاب دوزخ میں مبتلا ہوگا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میں شام کے قریب ایک شہر میں تھا جس کا نام میری یاد سے اتر گیا ہے۔ اس کے باہر ایک غار تھی جس میں ایک بزرگ شیخ اوحد محمد الواحد غزنوی رہتا تھا اور جس کے وجود مبارک پر چمڑا ہی چمڑا تھا۔ سجادے پر بیٹھا ہوا تھا اور دو شیر اس کے پاس کھڑے تھے۔ میں شیروں کے ڈر کے مارے پاس نہ جاسکتا تھا۔ جب اس کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا آجاؤ، ڈرو نہیں۔ جب میں پاس گیا تو آداب بجالا کر بیٹھ گیا۔

پہلی بات جو بزرگ نے مجھ سے کی۔ وہ یہ ہے کہ اگر تو کسی کا ارادہ نہ کرے گا تو وہ تیرا بھی ارادہ نہ کرے گا یعنی شیر کی کیا ہستی ہے کہ تو اس سے ڈرتا ہے پھر فرمایا کہ جب تیرے دل میں خوف خدا ہوگا تمام تجھ سے ڈریں گے۔ شیر کی کیا حقیقت ہے۔ وہ لوگوں سے بھی نہیں ڈرے گا۔ اس قسم کی بہت سی باتیں بیان فرمائیں پھر پوچھا کہاں سے آنا ہوا۔ عرض کی بغداد سے۔ فرمایا، آنا مبارک ہو لیکن لازم ہے کہ تو درویشوں کی خدمت کرے تاکہ بزرگ بن جائے لیکن سنو! مجھے اس غار میں رہتے ہوئے کئی

WORLD HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

ایک سال گزر گئے اور تمام خلقت سے گوشہ نشینی اور تنہائی اختیار کی ہے لیکن تیس سال سے ایک چیز کے سبب رو رہا ہوں۔ اس ڈر سے دن رات روتا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیا؟ فرمایا جب میں نماز ادا کرتا ہوں تو اپنے آپ کو دیکھ کر روتا ہوں کہ اگر ذرہ بھر شرط نماز ادا نہ ہوئی تو سب کچھ ضائع ہو جائے گا۔ اسی وقت یہ طاعت میرے منہ پر دے ماریں گے۔ پس اے درویش! اگر تو نماز کے حق سے عہدہ برآ ہو جائے تو واقعی تو نے بڑا کام کیا ہے نہیں تو، تو اپنی عمر ضائع کرے گا پھر یہ حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گناہ دنیا میں اور کوئی دشمن قیامت میں اس سے بڑھ کر نہیں کہ نماز کو باشرائط ادا نہ کیا جائے۔

پھر فرمایا کہ میرے بدن پر جو ہڈیاں اور چمڑا دکھائی دیتا ہے یہ اسی کے سبب سے ہے مجھے معلوم نہیں کہ آیا مجھ سے نماز کا حق ادا ہوا بھی ہے یا نہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے ایک سیب اٹھایا جو اس کے پاس ہی تھا۔ اس کی ساری گفتگو کا لب لباب یہ تھا کہ نماز کا عہدہ بڑا بزرگ عہدہ ہے۔ اگر سلامتی کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہو سکے تو خلاصی پا جاتا ہے۔ نہیں تو شرمندہ رہتا ہے اور یہ چہرہ کسی کو نہیں دکھلا سکتا۔

پھر خواجہ صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے درویش! نماز دین کا رکن ہے اور رکن ستون ہوتا ہے۔ پس جب ستون قائم ہوگا تو گھر بھی قائم ہوگا جب ستون نکل جائے گا تو چھت فوراً گر پڑے گی چونکہ اسلام اور دین کیلئے نماز بمنزلہ ستون ہے جب نماز کے اندر فرض، سنت، رکوع اور سجود میں خلل آئے گا تو حقیقت اسلام اور دین وغیرہ خراب ہو جائیں گے۔

بعد ازاں فرمایا کہ صلوٰۃ مسعودی کی شرح میں امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عبادت میں ایسی تاکید و تشدید نہیں کی جیسی کہ نماز کے بارے میں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت

پھر اسی موقعہ پر فرمایا کہ امام جعفر صادق روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا نصیحت کی ہے۔ بعض ان میں سے بہ لفظ مدح خطاب ہے اور بعض بطور ترغیب اور بعض بطور ترہیب (خوف دلانا) سات سو مقام پر ایسی نصیحتیں کی ہیں۔ نماز قائم کرو کیونکہ یہ دین کا ستون ہے۔ تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ قیامت کے روز پچاس مختلف مقامات پر مختلف سوال ہر آدمی سے پوچھے جائیں گے۔ پہلے مقام پر اگر ایمان اور اس کی شرائط وصفات اور شناخت باری تعالیٰ سے بال بھر بھی بیان نہیں کر سکے گا۔ تو وہیں سے سیدھا دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ بعد ازاں دوسرے مقام پر نماز اور فریضہ کی بابت سوال کریں گے۔ اگر عہدہ برآ ہوگا تو بہتر نہیں تو وہیں سے دوزخ بھیج دیا جائے گا۔ پھر تیسرے مقام پر سنت نبوی کی بابت سوال ہوں گے اگر ان سے عہدہ برآ ہوگا تو رہا کیا جائے گا ورنہ مؤکلوں کے ہاتھ پیغمبر خدا ﷺ کی خدمت میں بھیجا جائے گا کہ یہ شخص آپ ﷺ کی امت سے ہے جس نے سنت کے ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے جب ان فوائد کو ختم کر چکے تو زار زار رو دیئے اور یہ الفاظ زبان مبارک سے فرمائے کہ افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن پیغمبر خدا ﷺ سے شرمندہ ہوگا تو کس کے پاس جائے گا جب خواجہ صاحب یہ فوائد ختم کر چکے تو ہر شخص اپنے مقام کو واپس گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ.

SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۳)

نماز کی ادائیگی میں تاخیر

بدھ کے روز قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ سمرقند کی طرف کے چھ درویش حاضر خدمت تھے۔ مولانا بخاری حاضر تھے جو خواجہ صاحب کی بھی خدمت میں رہتے تھے پھر شیخ احدالدین کرمانی بھی آ کر بیٹھ گئے۔ گفتگو اس بارے میں ہو رہی تھی کہ نماز فریضہ میں اس قدر تاخیر کی جائے کہ وقت گزر جائے اور قضا کر کے ادا کریں۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا وہ کیسے مسلمان ہیں جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتے اور اس قدر دیر کرتے ہیں کہ وقت گزر جاتا ہے۔ ان کی مسلمانی پر ہیں ہزار افسوس! جو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔

اہلِ شوق کی نماز

پھر فرمایا کہ میرا گزر ایسے شہر سے ہوا جہاں پر یہ رسم تھی کہ وقت سے پہلے نماز کیلئے تیار ہو جاتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ تم سب وقت سے پہلے ہی تیار ہو۔ کہا، سبب یہ ہے کہ جب وقت ہو فوراً نماز ادا کر لیں۔ جب تیار نہ ہوں گے تو شاید وقت گزر جائے پھر یہ منہ نبی کریم ﷺ کو کس طرح دکھا سکیں گے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَعَجِّلُوْا بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْفَوْتِ۔ مرنے سے پہلے توبہ کیلئے جلدی کرو اور فوت ہو جانے سے پیشتر نماز کیلئے جلدی کرو۔

دو نمازیں اکٹھی کرنا

بعد ازاں فرمایا کہ امام یحییٰ زندوی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ میں واسعہ میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ مولانا حسام الدین محمد بخاری سے جو میرے استاد تھے سنا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں من اکبر الکَبَائِر جَمع بین الصَّلٰوة یعنی سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ نماز فریضہ میں اس قدر تاخیر کی جائے کہ وقت گزر جائے اور پھر دو نمازیں اکٹھی ادا کی جائیں۔

منافق کی نماز

بعد ازاں فرمایا کہ خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں، میں حاضر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے یہ حدیث سنی جس کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں منافقوں کی نماز بتاؤں۔ عرض کی جناب فرمایئے فرمایا جو شخص (عصر) کی نماز میں اس قدر تاخیر کرے کہ سورج کی روشنی میں فرق آ جائے اور اس کا رنگ زردی مائل ہو جائے۔ پھر عرض کی کہ وقت مقرر فرمائیں۔ فرمایا اس کا ٹھیک وقت یہ ہے کہ آفتاب نے اپنا اصلی رنگ نہ بدلا ہو یعنی زرد نہ پڑ گیا ہو۔ جاڑے اور گرمی میں یہی حکم ہے۔

نماز کے صحیح اوقات

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے فقہ ہدایہ میں شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ حدیث دیکھی ہے۔ حدیث

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

شریف:- اسفروا بالفجر لانہ اعظم للاجر ۔ یعنی صبح کی نماز سفیدی میں ادا کرو تا کہ ثواب زیادہ ہو۔ ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ اس قدر تاخیر کی جائے کہ ہوا سرد ہو جائے اور جاڑے میں جب سایہ ڈھلے تو ادا کی جائے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے ابردوا بالظھر فان شدۃ الحر من فیح جھنم ۔ یعنی گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت ادا کرو۔

بعدازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے صبح کی نماز قضا ہوگئی تو اس قدر روئے اور آہ وزاری کی کہ بیان نہیں ہوسکتی۔ آواز آئی کہ اے بایزید! تو اس قدر آہ وزاری کیوں کرتا ہے اگر صبح کی ایک نماز فوت ہوگئی تو ہم نے تیرے اعمال میں ہزار نماز کا ثواب لکھ دیا ہے۔

پھر فرمایا کہ تفسیر محبوب قریش میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص پانچ نمازیں باوقت ادا کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس کی رہنما بنتی ہیں۔

جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں

بعدازاں فرمایا کہ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں۔

پھر فرمایا کہ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں لاایمان لمن لاصلوۃ لہ جس کی نماز نہیں، اس کا ایمان نہیں۔

اسی موقعہ پر پھر فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ امام زاہد کی تفسیر میں لکھا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۔ (ماعون) یعنی ویل دوزخ میں ایک کنواں ہے بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی ایک وادی ہے جس میں سخت سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو نماز میں غفلت کرتے ہیں۔

پھر ویل کی تفسیر یوں فرمائی کہ ویل نے ۷۰ ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ سے رو کر پوچھا کہ ایسا سخت عذاب کن لوگوں کو ہوگا؟ حکم ہوا ان کیلئے جو نماز کو وقت پر ادا نہیں کرتے اور قضا کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کی نماز ادا کی اور جب آسمان کی طرف دیکھا تو ستارا دکھائی دیا۔ غمناک ہو کر آپ اندر چلے گئے اور اس کے کفارے میں ایک غلام آزاد کیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ حکم ہے کہ جب سورج غروب ہو فوراً نماز ادا کرو کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔

بعدازاں صدقے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا کہ جو بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے اور دوزخ کے مابین سات پردے حائل کردے گا جن میں سے ہر ایک پردہ پانچ سو سالہ راہ کے برابر بڑا ہوگا پھر کچھ دیر جھوٹ کہنے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو فرمایا جس نے جھوٹی قسم کھائی گویا اس نے اپنے خاندان کو ویران کیا۔ اس گھر سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

بے نمازی اور جھوٹی قسم کھانے والا

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ بغداد کی جامع مسجد میں ایک ذاکر مولانا عمادالدین بخاری نام رہتے تھے جو نہایت ہی صالح مرد تھے۔ یہ حکایت میں نے ان سے سنی کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوزخ کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

فرمایا کہ اے موسیٰ! میں نے دوزخ میں ایک وادی ہاویہ پیدا کی ہے جو ساتواں دوزخ ہے اور سب سے خوفناک اور سیاہ ہے اور اس کی آگ بھی سیاہ اور نہایت تیز ہے۔ اس میں سانپ بچھو بکثرت ہیں۔ وہ گندھک کے پتھروں سے ہر روز تپایا جاتا ہے۔ اگر اس گندھک کا ایک قطرہ دنیا میں آ پڑے تو تمام پانی خشک ہو جائے اور تمام پہاڑ گل جائیں اور اس کی گرمی سے زمین پھٹ جائے۔ اے موسیٰ! ایسا عذاب دو شخصوں کیلئے بنایا ہے، ایک وہ جو نماز ادا نہیں کرتا اور دوسرے وہ جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔

سچی قسم کا کفارہ

پھر فرمایا کہ ایک بزرگ خواجہ محمد اسلم طوسی نامی نے ایک مرتبہ کسی کام کی خاطر سچی قسم کھائی۔ اس وقت وہ حالت سکر (بیہوشی) میں تھا۔ جب حالت صحو (ہوشمندی) میں آیا تو پوچھا کہ کیا میں نے آج قسم کھائی ہے؟ کہا، ہاں! فرمایا چونکہ آج سچی قسم کھانے پر میرے نفس نے جرأت کی ہے۔ کل جھوٹی قسم کی جرأت کرے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں بات ہی نہ کروں۔ اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے لیکن کسی سے کلام نہ کی۔ یہ اس سچی قسم کا کفارہ تھا جو اس نے ایک مرتبہ کھائی۔

بعد ازاں دعا گو نے التماس کی کہ اگر خواجہ صاحب کو ضرورت پڑتی تھی تو کیا کرتے تھے؟ فرمایا اشاروں سے کام لیتے تھے جب یہ فوائد ختم ہوئے تو سارے آداب بجالا کر اپنے گھر واپس گئے اور خواجہ صاحب یاد الٰہی میں مشغول ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مجلس (۴)

محبت میں صادق کون؟

سوموار کے روز قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اس روز شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ اجل شیرازی اور شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہم زیارت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ بات اس بارے میں شروع ہوئی کہ محبت میں صادق کون آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ محبت میں صادق وہ ہوتا ہے کہ جب دوست سے مصیبت آئے تو رغبت سے اسے قبول کرے۔

بعد ازاں شیخ شہاب الدین سہروردی نے فرمایا کہ محبت میں صادق وہ ہوتا ہے کہ جس پر شوق اور اشتیاق اس قدر غالب ہو کہ اگر لاکھ تلوار بھی اس کے سر پر ماری جائے تو اسے کوئی خبر نہ ہو۔

بعد ازاں خواجہ اجل شیرازی نے فرمایا کہ دوستی مولا میں وہ شخص صادق ہوتا ہے کہ اگر اس کا ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور آگ میں جلا کر خاکستر کر دیا جائے تو بھی دم نہ مارے۔

بعد ازاں شیخ سیف الدین باخرزی نے فرمایا کہ دوستی مولا میں وہ شخص صادق ہوتا ہے کہ جسے ہمیشہ چوٹ لگے۔ اور مشاہدہ

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

دوست میں اس چوٹ کو بھول جائے اور اس پر کوئی اثر نہ ہو۔ پھر شیخ الاسلام خواجہ معین الدین ادام اللہ تقواہ نے فرمایا کہ یہ بات شیخ شہاب الدین میں پائی جاتی ہے۔ اس واسطے کہ اسرار اولیاء میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ رابعہ بصری، خواجہ حسن بصری، مالک دینار اور خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہم سب بصرے میں ایک جگہ بیٹھے تھے اور گفتگو صدق محبت کے بارے میں ہو رہی تھی۔ خواجہ حسن بصری نے فرمایا کہ مولا کی دوستی میں وہ شخص صادق ہے کہ جب اسے رنج و درد ہو تو صبر کرے۔ رابعہ نے فرمایا کہ اے خواجہ اس سے غرور کی بو آتی ہے پھر مالک دینار نے فرمایا کہ مولیٰ کی دوستی میں وہ صادق ہے جو ہر بلا میں جو دوست کی طرف سے اس پر آئے رضا طلبی کرے اور اس پر راضی رہے۔ رابعہ نے فرمایا اس سے بہتر ہونا چاہئے۔

بعد ازاں خواجہ شفیق نے فرمایا کہ مولیٰ کی دوستی میں وہ شخص صادق ہے کہ اگر اس کا ذرّہ ذرّہ بھی کر دیا جائے تو بھی دم نہ مارے۔ رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ جب اسے رنج و الم پہنچے تو وہ اسے دوست کے مشاہدہ میں بھول جائے پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ شیخ سیف الدین باخرزی نے فرمایا کہ صدق محبت اسی کا نام ہے۔

قبرستان میں ہنسنا

پھر ہنسی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو زبان مبارک سے فرمایا کہ دراصل جو خندہ اور قہقہہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔ وہی خندہ اور قہقہہ اہل سلوک میں ہے۔ فرمایا کہ خندہ و قہقہہ جائز تو ہے لیکن قبرستان میں نہیں چاہئے کیونکہ وہ عبرت کا مقام ہے۔ نہ کہ کھیل کود کا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص قبرستان سے گزرتا ہے تو مردے کہتے ہیں کہ اے غافل! اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تجھے یہ کچھ پیش آتا ہے تو تیرے جسم کا گوشت و پوست گر پڑے۔

بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ اوحد کرمانی کرمان میں مسافر تھے ہاں پر ایک بوڑھے کو جو حد سے زیادہ بزرگ صاحب نعمت اور یاد الٰہی میں مشغول تھا دیکھا۔ لیکن جیسا اس بزرگ کو مشغول دیکھا ویسا کبھی بھی نہیں دیکھا۔

الغرض! جب میں نے اسے دیکھا تو سلام کیا۔ معلوم ہوا کہ گویا اس میں گوشت و پوست ہے ہی نہیں۔ صرف روح ہی روح ہے۔ وہ بزرگ بات بھی بہت کم کرتا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس بزرگ سے ماجرا پوچھوں تو کیوں ایسا لاغر و ناتواں ہو گیا ہے۔ وہ روشن ضمیر تھا۔ پیشتر اس کے کہ میں پوچھوں۔ خود ہی فرمایا کہ اے درویش! ایک روز میں ایک یار کے ہمراہ قبرستان سے گزرا۔ ایک قبر کے نزدیک تھوڑی دیر ٹھہرے جب بیٹھے تو اتفاقاً کوئی ایسی بات ہوئی جس کے سبب سے مجھے ہنسی آئی اور قہقہہ لگا کر ہنسا۔ قبر سے آواز آئی، اے غافل! جس کو ایسا مقام درپیش ہو اور اس کا حریف ملک الموت ہو اور اس کا غمخوار خاک کے نیچے سانپوں اور بچھوؤں کے بس میں ہو اسے ہنسی سے کیا کام؟ جونہی آواز سنی۔ میں آہستہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دوست کا ہاتھ چوم کر اسے تو روانہ کیا اور خود نماز میں آ بیٹھا اور اس ہیبت سے اپنے آپ میں پگھلنا شروع کیا۔ آج چالیس سال ہونے کو آئے کہ میں نے اسی شرم کے مارے آسمان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی مسکرایا ہوں۔ میں شرمندہ ہوں کہ قیامت کے دن کیا منہ دکھاؤں گا۔

عذاب و ہیبتِ قبر اور قیامت کا خوف

بعد ازاں اسی بارے میں آپ نے ایک بزرگ کی حکایت سنائی جسے خواجہ عطائی سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اور جس نے چالیس سال

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

تک آسمان کی طرف نہیں دیکھا تھا جب سبب پوچھا گیا کہ کیوں اس قدر روتا ہے؟ تو کہا، قبر کے ڈر اور قیامت کے خوف سے۔

بعد ازاں اس سے آسمان کی طرف نہ دیکھنے کی وجہ پوچھی تو کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کیونکہ میں نے گناہ بکثرت کئے ہیں اور مجلسوں میں خندے اور قہقہے لگائے ہیں۔ اس واسطے میں اوپر کی طرف نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی آسمان کی طرف دیکھتا ہوں۔ اس حکایت کے بعد ایک اور کی حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ فتح موصلی جو بندہ طریقت تھے آٹھ سال تک روتے رہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رخساروں پر گوشت و پوست نہ رہا۔ جب وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ کہا بخش دیا۔ لیکن جب اوپر لے گئے اور عرش کے نیچے پہنچے تو میں نے سجدہ کیا۔ لیکن ڈرتا تھا اور کانپتا تھا۔ آواز آئی کہ فتح! تو اس قدر کیوں روتا ہے؟ کیا میرا اغفار ہونا تجھے معلوم نہیں؟ میں نے سر سجدہ میں رکھ دیا اور مناجات کی کہ پروردگار! مجھے معلوم تو تھا لیکن میں عذاب قبر اور ہیبت قبر اور ملک الموت کی سختی سے ڈر کر روتا تھا کہ اس تنگ لحد میں میری کیا حالت ہوگی۔

بعد ازاں حکم ہوا کہ چونکہ اس سے تو ڈرتا تھا۔ واپس چلا جا کہ میں نے تمہیں اس خوف سے رہائی دی اور تجھے بخش دیا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ سیوستان میں خواجہ عثمان ہارونی کے ہمراہ میں سفر کر رہا تھا۔ ایک جھونپڑی میں ایک درویش شیخ صدر الدین محمد احمد سیوستانی کو دیکھا جو از حد یاد الٰہی میں مشغول تھے اور بزرگ تھے۔ میں چند روز ان کی صحبت میں رہا۔ جو شخص جھونپڑی میں آتا محروم نہ جاتا۔ عالم غیب سے کچھ نہ کچھ اسے دیتا اور یہ کہتا کہ اس درویش کو دعائے ایمان سے یاد کرو۔ اگر میں اپنا ایمان گور میں سلامت لے جاؤں گا تو گویا میں بڑا کام کروں گا۔

الغرض! جب وہ بزرگ موت اور قبر کی ہیبت کو سنتا تو بید کی طرح کانپتا۔ اور اس کی آنکھوں سے خون جاری ہو جاتا۔ گویا پانی کا چشمہ ہے۔ اس کے بعد سات رات دن تک وہ روتا رہتا لیکن کھڑے ہو کر اور آنکھیں آسمان کی طرف کئے ہوئے کہ اس کا رونا دیکھ کر ہمیں بھی رونا آ جاتا۔ جب رونے سے فارغ ہوتا تو بیٹھ کر ہماری طرف مخاطب ہو کر کہتا۔ اے عزیزو! جسے موت آنی ہے اور ملک الموت کا سا حریف اس کا پیچھا کئے ہوئے ہے اور نیز روز قیامت کا سا دن اس کے پیش آنا ہے اسے خواب و اقرار اور ہنسی و خوشدلی سے کیا واسطہ اور دوسرے کام میں مشغول ہونا اسے کس طرح بھلا معلوم ہوتا ہے۔ پھر فرمایا اے عزیزو! اگر تم مردوں کا حال جو چیونٹیوں اور سانپوں کے بس میں ہیں اور مٹی کے قید خانے میں بند ہیں ذرہ بھر بھی معلوم ہو جائے جو ان سے معاملہ ہو رہا ہے تو کھڑے کھڑے نمک کی طرح پانی بن جاؤ۔

پھر فرمایا، اے عزیزو! میں نے ایک مرتبہ بصرہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جو از حد یاد الٰہی میں مشغول تھا۔ اس کے ساتھ میں قبرستان میں گیا۔ وہ صاحب کشف تھا۔ ایک قبر کے پاس ہم دونوں بیٹھ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے اس مردے کو بڑا سخت عذاب کر رہے ہیں۔ جب اس بزرگ نے دیکھا تو نعرہ مار کر گر پڑا۔ جب میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مر گیا ہے۔ ایک گھڑی بعد نمک کی طرح پانی بن کر غائب ہو گیا جیسا کہ خوف اس بزرگ پر طاری ہوتے دیکھا۔ کسی میں نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا۔

پھر فرمایا کہ میں ایسا اپنے آپ میں محو ہوں کہ ہر روز اپنے آپ میں گھلتا ہوں۔ تیس سال بعد میں نے تم سے گفتگو کی ہے۔ پس اے عزیزو! جس قدر لوگ خلقت میں مشغول رہتے ہیں کیوں اپنے کام (اطاعت الٰہی) میں مشغول نہیں ہوتے کیونکہ جس قدر خلقت میں مشغول ہوتے ہیں اسی قدر خالق سے دور جا پڑتے ہیں۔ پس جا کر توشے کی تیاری کرو کیونکہ ہم سب کو ایک دن

WORK FOR ... SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

پیش آنے والا ہے ممکن ہے کہ ہم ایمان سلامت لے جائیں۔ یہ کہہ کر دو کھجوریں جو اس کے پاس تھیں مجھے دیں اور خود اٹھ کر رونے میں مشغول ہو گیا اور پھر عالم تحیر میں محو ہو گیا۔ بعدازاں خواجہ صاحب زار زار روئے اور فرمایا اے درویش! مجھے اس خدا کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس دن سے لے کر آج تک ہر روز موت اور قبر کی ہیبت سے گھلا جاتا ہوں۔ میرے پاس نہ سواری ہے نہ توشہ جس کی وجہ سے خوف سے بے کھٹکے ہو جاؤں۔

قبرستان میں کھانے پینے والا ملعون و منافق ہے

پھر فرمایا کہ قبرستان میں عمداً کھانا کھانا یا پانی پینا کبیرہ گناہ ہے جو عمداً کھائے۔ وہ ملعون اور منافق ہے کیونکہ گورستان عبرت کا مقام ہے نہ کہ حرص و ہوا کا۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ میں نے امام یحییٰ ابوالخیر زندوی کے روضے میں لکھا دیکھا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں "من اکل فی المقابر طعاما اوشرابا فھو ملعون و منافق" جس نے قبرستان میں کچھ کھایا پیا وہ ملعون اور منافق ہے۔

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری کا گزر قبرستان سے ہوا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کچھ مسلمان قبرستان میں بیٹھ کر کھا پی رہے ہیں۔ پاس جا کر پوچھا کہ بھائیو تم منافق ہو یا مسلمان! ان کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ خواجہ صاحب سے برا سلوک کرنا چاہا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا میں نے اس واسطے پوچھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ فرماتے ہیں جو قبرستان میں کھائے پیئے وہ منافق ہے۔ اس واسطے کہ یہ عبرت کا مقام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو یہاں تم جیسے اور تم سے بہتر خاک میں سوئے پڑے ہیں اور چونٹیوں اور سانپوں کے بس میں ہیں اور قید میں گرفتار۔ ان کا گوشت و پوست گل سڑ گیا ہے اور ان کا جمال خاک میں مل گیا ہے۔ تم نے اپنے ہاتھوں ان عزیزوں کو خاک میں دفن کیا ہے تمہارا دل کس طرح چاہتا ہے یہاں بیٹھ کر کھانا کھاؤ اور کھیل کود میں مشغول ہو۔ خواجہ صاحب نے یہ کہا تو سب نے فوراً توبہ کی کہ ہمیں معاف کر دیں اور بخش دیں۔ ہم اس سے باز آئے۔

ہنسی اور کھیل کود میں مشغولیت کیوں؟

بعدازاں خواجہ صاحب نے اسی موقعہ کے مناسب ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ میں نے ریاحین میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے کچھ آدمیوں کو دیکھا جو ہنسی اور کھیل کود میں مشغول تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ٹھہر کر سلام کہا تو سب احتراماً کھڑے ہوئے اور سر زمین پر رکھ دیئے پھر غلاموں کی طرح دست بستہ خدمت میں پیش ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا۔ بھائیو! کیا تم موت سے بے خوف ہو۔ سب نے ایک زبان ہو کر عرض کی۔ نہیں فرمایا: کیا تم اعمال کے خوف سے نجات پا چکے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا پل صراط سے گزر گئے ہو؟ عرض کی نہیں فرمایا پھر کیوں ہنسی اور کھیل کود میں مشغول ہو؟ آنحضرت ﷺ کی نصیحت نے ان پر ایسا اثر کیا کہ بعدازاں ان میں سے کسی نے ان کو ہنستے نہ دیکھا۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا مشائخ طبقات اولیائے صفات طریقت۔ امامان دین اور خواجگان معرفت دنیا و مافیہا سے بیزار

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

ہیں کیونکہ انہیں ہیبت وحیرت کا عذاب دکھائی دیتا ہے۔

مومن کو ستانا کبیرہ گناہ ہے

پھر فرمایا کہ مرتبہ سوم میں جسے اہل سلوک بھی گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی کبیرہ گناہ نہیں کہ مسلمان بھائی کو بغیر سبب تکلیف دی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اَلَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا"۔ مسلمان بھائی کو ستانا کبیرہ گناہ ہے۔ اس میں خدا اور رسول ﷺ دونوں ناراض ہوتے ہیں۔

بعدازاں خواجہ صاحبؒ نے حکایت بیان فرمائی کہ ایک بادشاہ نے رعایا پر ظلم وتعدی کر کے ملک کو برباد کر رکھا تھا اور بڑی تکلیف دیتا تھا۔ مدت بعد اسی بادشاہ کو بغداد میں کنکری مسجد کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور گرد آلود ہیں۔ پہلی حالت بالکل بدل چکی ہے اور بدن پر خاک ڈالی ہوئی ہے۔ ایک شخص نے اسے پہچان کر پوچھا کہ تو وہی بادشاہ ہے جو مکہ میں لوگوں پر ظلم وتعدی کرتا تھا۔ شرمندہ ہو کر جواب دیا تو نے مجھے کس طرح پہچانا؟ کہا، میں نے تجھے اس دن نعمت و دولت میں دیکھا ہے۔ جب تو خلق خدا پر رحم نہیں کرتا تھا بلکہ الٹا ظلم وتعدی کرتا تھا کہا، ہاں! اس وقت میں بے سبب خلق خدا کو تکلیف پہنچاتا تھا اور ان پر ظلم کرتا تھا۔ اس واسطے اپنا کیا پالیا۔

بعدازاں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ بغداد میں دریا کے کنارے ایک جھونپڑی دیکھی جس میں ایک بزرگ رہتا تھا جب میں جھونپڑی میں آیا تو سلام کہا سلام کا جواب اس نے اشارے سے دیا اور اشارے ہی سے فرمایا کہ بیٹھ جا۔ کچھ دیر میں بیٹھا۔ تو مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے درویش! قریباً پچاس سال سے میں نے گوشہ تنہائی اختیار کیا ہے۔ جس طرح تم جہان میں سفر کر رہے ہو۔ اسی طرح میں سفر کرتا تھا۔ میں نے ایک دنیادار بزرگ کو ایک شہر میں دیکھا جو خلق خدا کو لین دین میں ستاتا تھا۔ میں نے اسے کچھ نہ کہا، نہ اسے باز رکھا۔ میں دیکھ کر چلا آیا۔ فرشتے نے آواز دی اے درویش! اگر حق کی خاطر اس دنیادار کو کہہ دیتا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر! اور خلقت سے زیادتی نہ کر تو وہ تیرے کہنے سے باز آ جاتا لیکن تو اس بات سے ڈر گیا کہ وہ دنیادار جو تجھ پر مہربانی کرتا تھا شاید نہ کرے۔ جب سے میں نے غیب کی آواز سنی مارے شرم کے کئی سال سے اس کٹیا میں رہتا ہوں اور قدم باہر نہیں رکھتا۔ میں اس اندیشے میں ہوں کہ اگر قیامت کو مجھ سے اس معاملے کی بابت پوچھا گیا تو کیا جواب دوں گا پس اے درویش! اس روز سے میں نے قسم کھائی ہے کہ میں کسی طرف نہیں نکلوں گا تاکہ کسی فعل کو دیکھ کر اس کا گواہ نہ بننا پڑے۔

بعدازاں جب شام کا وقت ہوا تو اس کیلئے جو کی دو روٹیاں، ایک پیالہ اور ایک کوزہ پانی کا اترا۔ میں نے اور اس فقیر نے اکٹھا افطار کیا۔ جب میں وہاں سے روانہ ہوا تو اس نے دو سیب مصلے تلے سے نکال کر مجھے دیئے۔ میں آداب بجا لا کر واپس چلا آیا۔

بعدازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ سلوک میں چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام سنے یا کلام اللہ سنے تو اس کا دل نرم نہ ہو اور ہیبت الٰہی سے اس کا اعتقاد ایمان میں زیادہ نہ ہو۔ پس اگر عیاذاً باللہ ذکر الٰہی قرآن مجید سنتے وقت سننے والوں کا دل نرم نہ ہو یا ان کا اعتقاد ایمان میں زیادہ نہ ہو بلکہ ہنسی اور کھیل کود میں مشغول ہوں تو گناہ کبیرہ ہے۔

SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ"۔

امام زاہد تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یوں ہیں کہ حقیقت میں مومن وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام سنتے ہیں تو ان کا اعتقاد ایمان میں زیادہ ہو جاتا ہے جس وقت ذکر الٰہی سنتے ہیں یا کلام الٰہی اس وقت جو ہنستے ہیں وہ ضرور بالضرور منافق ہیں۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ وہ ذکر خدا بھی کرتے ہیں۔ مگر ہنسی اور کھیل کود میں بھی مصروف ہیں اور ذکر سے ان کے دل نرم نہیں ہوتے۔ آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا یہ منافقوں کا تیسرا گروہ ہے جس کا دل کلام الٰہی سنتے وقت نرم نہیں ہوتا۔

اللہ کا نام

پھر حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ ابراہیم خواص نے کچھ آدمیوں کو دیکھا جو ذاکر تھے اور بیٹھ کر ذکر کر رہے تھے۔ جونہی خواجہ صاحب نے ان کی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام سنا ایسا ذوق اور درد پیدا ہوا کہ رقص کرنے لگے۔ سات دن رات رقص کرتے رہے اور بے ہوش ہو جاتے جس وقت ہوش میں آتے پھر خدا کا نام زبان پر لاتے پھر بے ہوش ہو جاتے جب ہوش میں آئے تو تازہ وضو کر کے دوگانہ ادا کیا اور سر سجدہ میں رکھ کر یا اللہ کہا اور جاں بحق ہوئے۔ خواجہ صاحب نے یہ شعر پڑھا

عاشق بہوائے دوست بیہوش بود　　وزیاد محب خویش مدہوش بود

فرط کہ بحشر خلق حیراں باشد　　نام تو درون سینہ و گوش بود

بعد ازاں خواجہ صاحب نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں چند درویش صاحب حال و نعمت دائرہ میں حاضر تھے اور میں بھی موجود تھا۔ یہی شعر پڑھ رہے تھے۔ میں اور وہ درویش اس شعر کے سننے سے سات رات دن بے ہوش رہے اور رقص کرتے رہے۔ جب قوال اور شعر پڑھنا چاہتے تو ہم یہی کہلواتے ان درویشوں میں سے دو تو ایسے بے خبر ہو گئے کہ زمین پر گر پڑے اور درمیان سے غائب ہو گئے۔ جب خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا تو تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۵)

والدین کو نظر محبت سے دیکھنا

سوموار کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ شیخ جلال الدین شیخ محمد اوحد چشتی اور دوسرے بزرگ حاضر خدمت تھے اور بات اس بارے میں ہو رہی تھی کہ پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت میں داخل ہے۔ بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ ان پانچوں میں سے پہلی یہ ہے کہ اپنے والدین کے چہرے کو محبت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اس واسطے کہ حدیث میں ہے کہ جو فرزند اللہ

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

تعالیٰ کی دوستی اور محبت کی خاطر اپنے والدین کا چہرہ دیکھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ بعدازاں فرمایا کہ ایک فاسق اور بدکار جوان فوت ہوا تو اسے خواب میں دیکھا کہ حاجیوں کے ساتھ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ لوگوں کو تعجب ہوا۔ سبب دریافت کیا، کہا میری بڑھیا ماں تھی جب میں گھر سے نکلتا اس کے قدموں پر سر رکھ دیتا۔ ماں دعا دیتی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے۔ اور حج کا ثواب تیرے نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرلی اور مجھے بخش دیا۔ اب میں حاجیوں کے ساتھ بہشت میں ٹہل رہا ہوں۔ بعدازاں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ یہ مرتبہ آپ کو کس طرح حاصل ہوا؟ تو فرمایا کہ میں ابھی سات سال کا تھا اور مسجد میں استاد سے قرآن شریف پڑھنے جایا کرتا تھا جب اس آیت پر پہنچا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۔ تو استاد سے اس کا مطلب پوچھا۔ فرمایا حکم الٰہی ہے کہ جس طرح میری خدمت بجا لاتے ہو والدین کی بھی خدمت بجالاؤ۔ استاد سے یہ سنتے ہی بستہ باندھ کر گھر آیا اور ماں کے قدموں پر سر رکھ دیا کہ اے ماں! میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے کچھ مانگ۔ میں کما حقہٗ تیری خدمت بجالاؤں گا جب والدہ سے یہ درخواست کی تو انہوں نے رحم کھا کر دوگانہ ادا کرنے کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہو کر خدا تعالیٰ کو سونپا۔ یہ دولت مجھے وہاں سے نصیب ہوئی جس کا سبب والدہ کی دعا تھی۔ دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ موسم سرما میں رات کے وقت میری ماں نے پانی مانگا۔ میں کوزہ بھر کر ہاتھ پر رکھ کر حاضر ہوا لیکن والدہ سوگئیں۔ میں نے نہ جگایا۔ چنانچہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئیں تو مجھے کوزہ لئے کھڑا دیکھا۔ جب مجھ سے کوزہ لیا تو سردی کے مارے میرا ہاتھ کوزے سے چپکا ہوا تھا۔ کوزے کے ساتھ ہی میرے ہاتھ کا چمڑا اکھڑ گیا۔ ماں نے ترس کھا کر میرا سر بغل میں لیا اور چھاتی سے لگا کر بوسہ لیا اور کہا: اے جان مادر! تو نے بڑی تکلیف اٹھائی۔ یہ کہہ کر میرے حق میں دعا کہ کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے۔ میری ماں کی دعا قبول ہوئی اور یہ سب دولت اسی دعا کی بدولت نصیب ہوئی۔

قرآن مجید کو دیکھنا

بعدازاں دوسرے درجہ کے متعلق فرمایا کہ قرآن شریف کو دیکھنا عبادت ہے اس واسطے کہ شرح اولیاء میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص کلام اللہ شریف کی طرف دیکھتا ہے یا پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے دو ثواب دو۔ ایک قرآن شریف پڑھنے کا اور دوسرا قرآن شریف دیکھنے کا اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اور دس بدیاں مٹائی جاتی ہیں۔ بعدازاں دعاگو نے التماس کی کہ مصحف مجید لشکر اور سفر میں ہمراہ لے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ فرمایا: اسلام کے شروع میں چونکہ کفار کا غلبہ تھا اس لئے آنحضرت ﷺ قرآن شریف ہمراہ نہیں لے جایا کرتے تھے کہ مبادا کفار کے ہاتھ آجائے لیکن جب اسلام نے زور پکڑا تو پھر ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔

بعدازاں اسی موقعہ پر فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو وفات کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا، ایک رات میں ایک شخص کے ہاں مہمان تھا۔ ایک طاق میں قرآن شریف پڑا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ قرآن شریف یہاں ہے۔ میں کس طرح سوؤں گا۔ پھر کہا کہ قرآن شریف کسی اور مکان میں رکھ دیا جائے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر خیال آیا کہ اپنے آرام کی خاطر میں کیوں اسے باہر بھیجوں۔ موت کے وقت اسی کے عوض بخش دیا گیا۔

بعدازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی بینائی زیادہ ہوجاتی ہے اور اس کی آنکھ کبھی نہیں دکھتی اور نہ خشک ہوتی ہے۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ سجادے پر بیٹھا ہوا تھا اور سامنے قرآن شریف رکھا تھا۔ ایک نابینے نے آکر التماس کی کہ میں نے بہت علاج کئے مگر آرام نہیں ہوا اب آپ کے پاس آیا ہوں تا کہ میری آنکھیں ٹھیک ہوجائیں میں آپ سے فاتحہ کیلئے ملتجی ہوں۔ اس بزرگ نے قبلہ رخ ہوکر فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف اٹھا کر اس کی دونوں آنکھوں پر ملا جس سے اس کی دونوں آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہوگئیں۔

بعدازاں فرمایا کہ میں نے جامع الحکایات میں لکھا دیکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک فاسق جوان تھا جس کی بدکاری سے مسلمانوں کو نفرت آتی تھی۔ بہتیرا اُسے منع کرتے لیکن ایک نہ سنتا۔

الغرض! جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج رکھے، خرقہ پہنے فرشتوں کے ہمراہ بہشت میں جارہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تو، تو بدکار تھا۔ یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ جواب دیا کہ دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی۔ وہ یہ کہ جہاں کہیں قرآن شریف دیکھ لیتا کھڑے ہوکر بڑی عزت کی نگاہوں سے اسے دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت مجھے بخش دیا اور یہ درجہ عنایت فرمایا۔

علماء اور مشائخ کو محبت سے دیکھنا

بعدازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص علماء کی طرف دیکھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس کیلئے بخشش مانگتا رہتا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ جس دل میں علماء اور مشائخ کی محبت ہو۔ ہزار سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ اگر وہ اسی اثناء میں مرجائے تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے اور اس مقام کا نام علیین ہوتا ہے۔ پھر فتاویٰ ظہیریہ میں لکھا دیکھا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص علماء کے ہاں آمدورفت رکھے اور سات دن ان کی خدمت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام میں گزار دے۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو علماء اور مشائخ کو دیکھ کر ازروئے حسد منہ پھیر لیتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوا۔ غیب سے آواز آئی اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اس نے دنیا میں علماء اور مشائخ سے روگردانی کی ہے۔ اس لئے ہم اپنی رحمت سے اس کا منہ پھیر دیتے ہیں اور قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اس کا حشر کریں گے۔

خانۂ کعبہ کو دیکھنا

بعدازاں فرمایا کہ چوتھا مرتبہ خانہ کعبہ کا دیکھنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص خانہ کعبہ کی زیارت کرے گا وہ

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

عبادت میں داخل ہوگا۔ اس کی زیارت سے ہزار سال کی عبادت اور حج کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اولیا کا درجہ اسے نصیب ہوگا۔

اپنے پیر کو دیکھنا

بعدازاں فرمایا کہ پانچواں درجہ اپنے پیر کو دیکھنا اور اس کی خدمت کرنا ہے۔ میں نے معرفۃ المریدین میں لکھا دیکھا ہے کہ شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے پیر کی خدمت کما حقہ ایک روز بجالائے اللہ تعالیٰ بہشت میں مروارید کی ہزار محل اسے عنایت کرے گا اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

خدمتِ پیر کا صلہ

بعدازاں فرمایا کہ مرید کو لازم ہے کہ جو کچھ پیر کی زبان سے سنے اس پر بڑی کوشش سے عمل کرے اور پیر کی خدمت بجا لائے اور حاضر خدمت رہے۔ اگر متواتر خدمت بجا نہ لا سکے تو کم از کم اس بات کی ضرور کوشش کرے۔

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ کسی زاہد نے سو سال خدا کی اس طرح عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ کوئی دم یادالٰہی سے غافل نہ رہتا۔ جو اس کے پاس آتا اسے نصیحت کرتا۔ آنے جانے والوں کو کہتا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی اے بندو! تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا ہے نہ کہ کھانے پینے اور غافل رہنے کیلئے۔ پس اے مسلمانو! ہمیں واجب ہے کہ کسی کام میں دست اندازی نہ کریں مگر عبادت اور طاعت الٰہی میں۔

الغرض! جب زاہد فوت ہوا تو لوگوں نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کیسا برتاؤ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا پوچھا کس عمل کے بدلے؟ جواب دیا۔ میں دن رات بیدار رہتا اور کسی وقت آرام نہ لیتا۔ لیکن یہ عمل خدا نے پسند نہ فرمایا بلکہ میری بخشش کا سبب یہ تھا کہ میں اپنے پیر کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اس لئے حکم ہوا کہ چونکہ تم نے اپنے پیر کی خدمت میں کوتاہی نہیں کی۔ اس لئے ہم نے تجھے بخش دیا۔

بعدازاں خواجہ صاحب نے آب دیدہ ہوکر فرمایا کہ قیامت کے دن صدیق، اولیاء اور مشائخ وغیرہ کو ایسی حالت میں مبعوث کیا جائے گا کہ ان کے کندھوں پر گدڑیاں ہوں گی۔ اور ہر گدڑی میں لاکھوں دھاگے ہوں گے۔ ان کے مرید اور فرزند آ کر ان دھاگوں میں لٹک جائیں گے اور ایک ایک دھاگہ مضبوط پکڑیں گے۔ جب خلق خدا حشر قیامت سے فارغ ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں قوت عنایت کرے گا اور وہ پل صراط کے قریب پہنچ جائیں گے۔ اس گدڑی کے وسیلے سے مرید و فرزند تیس ہزار سالہ راہ اور قیامت کے عذابوں سے بآسانی گزر کر بہشت میں جا پہنچیں گے۔ مجال نہیں کہ انہیں سختی لاحق ہو جب خواجہ صاحب یہ فوائد بیان کر چکے تو خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۶)

قدرتِ باری تعالیٰ

جمعرات کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں بات شروع ہوئی۔ شیخ برہان الدین چشتی اور شیخ محمد صفاہانی اور درویش بغداد کی جامع مسجد میں حاضر خدمت تھے۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسی چیزیں پیدا کی ہیں اگر انسان غور کرے تو ایک پل میں دیوانہ ہو جائے۔

بعدازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے آرزو کی کہ اصحاب کہف کو دیکھیں حکم ہوا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ تو دنیا میں انہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ البتہ آخرت میں دکھا دوں گا۔ اگر انہیں اپنے دین میں لانا چاہتا ہے تو میں لا سکتا ہوں۔ بعدازاں فرمایا کہ اپنے یاروں کو اس گدڑی پر بٹھاؤ۔ گدڑی یاروں کو لے کر اصحاب کہف کی غار کے دروازے پر پہنچی۔ یاروں نے اصحاب کہف کو سلام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا اور انہوں نے سلام کا جواب کہا۔ پھر یاروں نے دین نبوی ﷺ ان کو پیش کیا جو انہوں نے قبول کیا۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ کونسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں۔ مرد کو چاہئے کہ اس کے احکام کے بجا لانے میں کمی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا مل جائے گا۔ پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے خواجہ شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور، اور درویش بھی بیٹھے تھے اور بات متقدمین کے مجاہدے بارے میں ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک بوڑھا نہایت لاغر عصا ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور سلام کیا۔ سلام کا جواب دے کر شیخ عثمان ہارونی نے بڑی بشاشت سے اٹھ کر اپنے پاس جگہ دی۔ اس بوڑھے نے بیان کیا کہ تیس سال سے میرا لڑکا مجھ سے جدا ہے۔ اس کے درد فراق سے میری حالت یہ ہو گئی ہے۔ مجھے اس کے مرنے جینے کی کوئی اطلاع نہیں۔ اب میں خواجہ صاحب کی خدمت میں آیا ہوں کہ میرے لڑکے کے صحیح سلامت آنے کی بابت دعا کریں۔ شیخ صاحب نے یہ سنتے ہی مراقبہ کیا پھر سر اٹھا کر حاضرین کو فرمایا کہ دعا کرو۔ لڑکا صحیح سلامت آ جائے۔ جب دعا ختم کی تو فرمایا بوڑھے! ایک لحظہ بعد اپنے لڑکے کو ہمارے پاس لے آنا۔ جب بوڑھے نے سنا تو آداب بجا لا کر روانہ ہوا۔ راستے میں اسے مبارک باد ملی کہ تیرا لڑکا آ گیا ہے۔ گھر جا کر لڑکے کو دیکھا اور ملاقات کی۔ بوڑھے کی کمزور آنکھیں لڑکے کو دیکھ کر روشن ہو گئیں۔ پچھلے پاؤں لڑکے کو خواجہ صاحب کی خدمت میں لایا اور قدم بوسی کرائی۔ خواجہ صاحب نے لڑکے کو پاس بلا کر پوچھا تو کہاں تھا؟ اس نے کہا کہ میں سمندر کے بیچ دیوؤں کی قید میں تھا۔ آج بھی اسی مقام پر بیٹھا تھا کہ ایک درویش نے جو ہمشکل آپ کا تھا۔ آ کر زنجیر توڑ ڈالی۔ اور میری گردن مضبوط پکڑ کر فرمایا کہ میرے پاؤں پر پاؤں رکھ اور آنکھیں بند کر پھر فرمایا کہ آنکھیں کھول جب میں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے تئیں گھر کے دروازے پر پایا۔ یہ بات کہہ کر اور کچھ عرض کرنا چاہا لیکن خواجہ صاحب نے روک دیا۔ اس بوڑھے نے خواجہ صاحب کے قدموں پر سر رکھ دیا کہ دیکھو! مردان خدا باوجود اس قدرت کے اپنے تئیں پوشیدہ رکھتے ہیں۔

WORK ... SYED AJMER SHARIF

تاریکی اور روشنی کا فرشتہ

پھر فرمایا کہ کعب الاخبار سے روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے کہ اس کی بزرگی اور ہیبت کو خدا ہی جانتا ہے۔ اس کا نام ہابیل ہے۔ اس فرشتے نے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے ہیں۔ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تسبیح پڑھتا ہے اور روشنی کا موکل ہے۔ مشرق والے ہاتھ سے روشنی دیتا ہے اور مغرب والے ہاتھ سے تاریکی۔ اگر روشنی کو ہاتھ سے چھوڑ دے تو سارا جہان تاریک ہو جائے اور کبھی دن نہ آئے۔ ایک تختی لٹکی ہوئی ہے جس پر سیاہ و سفید لکیریں کھینچی ہوئی ہیں۔ وہ دیکھ کر کبھی زیادہ کرتا ہے اور کبھی کم۔ جب زیادہ کرتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے اور جب کم کرتا ہے تو تاریکی چھا جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی دن بڑے ہو جاتے ہیں اور کبھی راتیں۔ خواجہ صاحب جب یہ فوائد ختم کر چکے تو زار زار روئے اور عالم سکر میں فرمایا کہ اس راہ میں اللہ تعالیٰ کے ایسے مرد بھی ہیں جو معاملہ جہان میں گزرتا ہے اور عجائبات قدرت سے جو وقوع میں آتا ہے وہ سب ان کے پیش نظر ہے اور اسے دیکھتے ہیں اور بندگان خدا کے روبرو وہ معاملہ پیش کرتے ہیں۔

بعد ازاں اسی موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ اس قدر ہیبت والا بنایا ہے کہ اس کا ایک ہاتھ آسمان میں ہے اور دوسرا زمین میں۔ آسمان والے ہاتھ سے ہوا کو نگاہ میں رکھتا ہے اور زمین والے ہاتھ سے پانی کو۔ اگر پانی کو ہاتھ سے چھوڑ دے تو سارا جہان غرق ہو جائے۔ اگر ہوا کو چھوڑ دے تو جہان تہہ و بالا ہو جائے۔

کوہِ قاف اور فرتائیل فرشتہ

بعد ازاں اسی موقع کے مناسب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ قاف پیدا کیا ہے جو اتنا بڑا ہے کہ تمام دنیا کے گرد پھیلا ہوا ہے اور دنیا و مافیہا اس کے اندر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جو اس پہاڑ پر بیٹھا ہے۔ (اس کا نام فرتائیل ہے) اس کی تسبیح یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کا نام فرتائیل ہے اور وہ اس پہاڑ کا موکل ہے۔ کبھی وہ ہاتھ بند کرتا ہے۔ کبھی کھولتا ہے زمین کی رگیں اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں دے رکھی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ زمین کو تنگ کرنا چاہتا ہے تو فرشتے کو رگیں کھینچنے کا حکم دیتا ہے۔ جس سے چشمے خشک ہو جاتے ہیں اور نباتات نہیں اگتیں۔ جب فراخ سالی کرنا چاہتا ہے تو رگیں کھولنے کا حکم دے دیتا ہے۔ جب خلقت کو ڈرانا چاہتا ہے تو رگوں کے ہلانے کا حکم دیتا ہے جسے زلزلہ کہتے ہیں۔ پس جب حکم ہوتا ہے تو زمین ہلتی ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی اور شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ "اسرار العارفین" میں یوں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کو چالیس جہان کے برابر بنایا ہے۔ ہر جہان میں اس کے ۴۰۰ حصے ہیں۔ ہر ایک حصہ اس دنیا سے چار گنا ہے۔ اس پہاڑ کے پیچھے کوئی تاریکی نہیں اور نہ ہی وہاں رات ہوتی ہے۔ وہاں کی زمین سونے کی ہے اور وہاں کے رہنے والے فرشتے ہیں۔ نہ آدم نہ شیطان نہ بہشت، نہ دوزخ۔ جس روز سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے سارے فرشتے لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہیں۔ ان ۴۰ جہانوں کے پیچھے حجاب ہیں اور ان کے پیچھے اور

WORK FOR HUMANITY SYED AJMER SHARIF

حجاب ہیں جن کی بڑائی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ یہ پہاڑ ایک گائے کے سر پر رکھا ہے جس کی بڑھائی تیس ہزار سال کے راہ کے برابر ہے۔ گائے کھڑی ہوئی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتی ہے اس کا سر مشرق میں اور اس کی دم مغرب میں ہے۔

بعد ازاں شیخ عثمان ہارونی نے قسم کھائی کہ جس روز میں نے یہ حکایت شیخ مودود چشتی سے سنی تو آپ نے مراقبہ کیا۔ ایک درویش حاضر خدمت تھا دونوں غائب ہو گئے پھر آ موجود ہوئے۔ اس درویش نے قسم کھا کر کہا کہ میں اور شیخ مودود چشتی دونوں اس پہاڑ کے پاس تھے اور ۴۰ جہان جو خواجہ صاحب نے بیان کئے انہیں معاینہ کرنے کی خواہش تھی۔ ہم نے دیکھا تو جو کچھ فرمایا گیا تھا وہ ویسا ہی تھا واقعی ان میں ذرّہ بھر فرق نہیں تھا۔ ٹھیک اسی طرح ہیں جیسا کہ خواجہ صاحب نے بیان کئے ہیں۔ اس مکاشفے کا سبب یہ تھا کہ مجھے شک ہوا۔ آپ نے دورانِ بیان حکایت اس شک کو معلوم کر لیا۔ اس وقت شیخ الاسلام خواجہ معین الدین ادام اللہ تقواہٗ نے فرمایا کہ درویش میں ایسی قوت باطنی ہونی چاہئے کہ اگر سننے والا حکایت اولیاء میں شک کرے تو اسے وہ دکھا دیں اور کرامت کی قوت سے اسے قائل کریں۔

پھر اسی موقع کے مناسب فرمایا کہ ایک دفعہ میں سمرقند کی طرف مسافر تھا۔ امام ابواللیث کے محل کے قریب ایک بزرگ مسجد تیار کرا رہا تھا۔ ایک دانشمند کھڑا کہتا تھا کہ محراب اس طرف رکھو کیونکہ کعبہ اس طرف ہے۔ میں نے کہا کہ اس طرف نہیں بلکہ اس طرف ہے جدھر میں کہتا ہوں۔ بہتیرا میں نے کہا لیکن نہ مانا۔ میں نے اس کی گردن پکڑ کر کہا کہ دیکھو۔ جدھر میں کہتا ہوں ادھر ہی کعبہ ہے۔ جب اس نے نظر اٹھائی تو کعبہ دکھائی دیا۔

سانپ کے منہ میں دوزخ

بعد ازاں اسی موقع محل پر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا سانپ پیدا کیا ہے کہ جس روز دوزخ پیدا کی اس سانپ کو کہا کہ اے سانپ! یہ امانت میں تیرے حوالے کرتا ہوں۔ عرض کی کہ فرمانبردار ہوں۔ آواز آئی منہ کھولو۔ منہ کھولا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ دوزخ اس کے منہ میں رکھ دو۔ جب رکھی گئی تو حکم ہوا کہ منہ بند کر لے۔ اب دوزخ سانپ کے منہ میں ہے اور ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ پس اگر دوزخ اس سانپ کے منہ میں نہ ہوتی تو سارا جہاں جل جاتا اور ہلاک ہو جاتا۔

بعد ازاں فرمایا کہ جب قیامت ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے منہ سے دوزخ نکال لاؤ۔ دوزخ کی ہزار زنجیریں ہوں گی اور ہر زنجیر میں ہزار فرشتے لٹکے ہوں گے۔ وہ فرشتے اس قدر بڑے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حکم کرے تو ایک فرشتہ تمام مخلوقات کو ایک نوالہ بنا کر نگل جائے۔ پھر دوزخ تپائی جائے گی جب ایک پھونک لگائیں گے تو قیامت برپا ہو گی جب خواجہ صاحب نے یہ فوائد ختم کئے تو فرمایا کہ جو شخص اس عذاب سے بچنا چاہئے وہ فرمانبرداری کرے کیونکہ خدا کے نزدیک اس طاعت سے بڑھ کر اور کوئی طاعت نہیں۔ میں نے عرض کی کہ وہ کون سی طاعت ہے۔ فرمایا، عاجزوں کی فریاد رسی اور حاجت مندوں کی حاجت روائی اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ان سے بڑھ کر کوئی نیک کام نہیں ہے۔ جب خواجہ صاحب یہ فوائد ختم کر چکے تو خلقت اور میں واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مجلس (۷)

سورۂ فاتحہ کی فضیلت و عظمت

بدھ کے روز ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ چند حاجی بھی آئے ہوئے تھے اور بات فاتحہ کے بارے میں ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ مشائخ طبقات کے آثار میں، میں نے لکھا دیکھا ہے کہ فاتحہ حاجت برآری کیلئے بکثرت پڑھنا چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ جسے کوئی مشکل پیش آجائے وہ حسب ذیل طریق سے سورۂ فاتحہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی رَحِیْمِ کی میم کو اَلْحَمْد کے لام سے ملائے اور آمین کے وقت تین مرتبہ آمین کہے۔ اللہ تعالیٰ اس مشکل کو حل کر دے گا۔

سورۂ فاتحہ بے مثل ہے

بعد ازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیٹھے تھے اور یار آنحضرت ﷺ کے گرداگرد بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت سی کرامتیں عنایت فرمائی ہیں کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آکر کہا کہ حکم الٰہی ہے کہ میں نے تیرے پاس جو کتاب بھیجی ہے اس میں ایک ایسی سورۃ ہے کہ اگر وہ توریت میں ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام کی امت سے کوئی شخص یہود نہ ہوتا۔ اگر انجیل میں ہوتی تو کوئی عیسائی بت پرست نہ ہوتا۔ اگر زبور میں ہوتی تو کوئی شخص داؤد علیہ السلام کی امت سے مُغ (آتش پرست) نہ بنتا۔ اس واسطے یہ بھیجی گئی ہے تاکہ اس کی برکت کے بعد تیری امت اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرے اور قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے خلاصی پاوے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا وہ کون سی سورۃ ہے فرمایا کہ وہ سورۃ فاتحہ ہے۔ پھر جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا مجھے اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اگر روئے زمین کے دریا سیاہی اور تمام درخت قلم بن جائیں اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کاغذ ہو جائیں اور ابتدائے عالم سے لے کر سب فرشتے اور آدمی اس کے فضائل لکھتے رہیں تو اس کی ایک فضیلت بھی نہ لکھ سکیں۔

تمام امراض کے لئے شفا

بعد ازاں خواجہ صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ تمام دردوں اور بیماریوں کیلئے شفاء ہے جو بیماری کسی علاج سے درست نہ ہو۔ وہ صبح کی نماز کے فرضوں اور سنتوں کے درمیان ۴۱ مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ حدیث میں ہے الفاتحة الشفاءٌ من کل داءٍ یعنی سورہ فاتحہ ہر درد کی دوا ہے۔

بعد ازاں فرمایا ایک مرتبہ ہارون الرشید نور اللہ مرقدہ کو سخت بیماری لاحق تھی۔ دو سال سے زیادہ تک رہی۔ جب علاج سے عاجز رہا تو وزیر کو خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ میں زحمت سے تنگ آ گیا ہوں۔ کسی علاج سے افاقہ نہیں ہوا۔

WORK FOR HUMANITY SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

الغرض! چونکہ شفاعت کا وقت پہنچ چکا تھا۔ خواجہ فضیل عیاض ؒ فوراً اٹھ کر ہارون الرشید کے پاس آئے اور اپنا دست مبارک اس کے جسم پر پھیرا۔ ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ابھی اچھی طرح دم نہ کیا تھا کہ اسے صحت حاصل ہوگئی۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی ؓ نے ایک بیمار کے اوپر سورۃ پڑھ کر دم کیا۔ اسی وقت اسے صحت ہوگئی۔ ایک اور آدمی اس کی بیمار پرسی کیلئے آیا اور پوچھا کہ کیا حالت ہے کس طرح صحت ہوئی کہا امیر المومنین حضرت علی ؓ آگئے تھے اور سورۂ فاتحہ جو ہم پڑھتے ہیں پڑھ کر دم کیا تھا جس سے مجھے صحت ہوئی تھی۔ ابھی بات ختم نہ کرنے پایا تھا کہ پھر وہی بیماری لاحق ہوئی جس سے وہ مرگیا۔ اس کا سبب بداعتقادی اس کی تھی۔ آدمی کو ہر بات میں صدق سے کام لینا چاہئے اور نیک عقیدہ رکھنا چاہئے۔ اگر بغیر فاتحہ بھی ہاتھ پھیرا جائے تو بھی شفا ہو جاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ تمام دردوں کی دوا ہے۔

بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور سورتوں کا ایک ایک نام رکھا ہے اور سورۂ فاتحہ کے سات نام فاتحۃ الکتاب، سبع المثانی، ام الکتاب، ام القرآن، سورۃ مغفرت، سورۃ رحمت اور سورۃ الکنز رکھے ہیں۔ اس سورۃ میں سات حرف بالکل نہیں آئے۔ اول ث۔ کیونکہ یہ ثبور کا پہلا حرف ہے۔ اور فاتحہ کے پڑھنے والے کو ثبور سے کچھ واسطہ نہیں۔ دوئم جیم ۔ جہنم کا پہلا حرف ہے اس سے بھی پڑھنے والے کو کچھ سروکار نہیں۔ تیسرے ز ۔ جو زقوم کا پہلا حرف ہے اور الحمد کے پڑھنے والے کو زقوم سے کچھ واسطہ نہیں۔ چوتھے ش ۔شقاوت کا پہلا حرف ہے جس سے سورۂ فاتحہ کے پڑھنے والے کو کچھ تعلق نہیں۔ پانچواں ظ ۔ جو ظلمت کا پہلا حرف ہے جس سے الحمد پڑھنے والے کو کچھ بھی واسطہ نہیں۔ چھٹے ف ۔فراق کا پہلا حرف ہے جس سے الحمد کے پڑھنے والے کو کچھ سروکار نہیں ساتویں خ۔ خواری کا پہلا حرف ہے۔ الحمد کے پڑھنے والے کو خواری سے بھی کچھ تعلق نہیں۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں۔ امام ناصر لبستی ؒ لکھتے ہیں کہ اس سورۃ میں سات آیتیں ہیں۔ اور خدا نے انسان کے جسم میں ہفت اندام پیدا کئے ہیں جو شخص ان کو پڑھتا ہے وہ ساتوں دوزخوں سے محفوظ رہتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ کے طبقات اور اہل سلوک لکھتے ہیں کہ اس سورۃ میں ۱۲۴ حرف ہیں اور ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر گزرے ہیں۔ اس سورۃ کے ہر حرف کے بدلے ہزار پیغمبر کا ثواب ہے جو ملتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے اَسرار

پھر فرمایا کہ اَلحَمدُ کے پانچ حرف ہیں۔ حق تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرمائی ہے۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے تو جو نقص اس نے پانچوں نمازوں میں کیا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ للہ میں تین حرف ہیں۔ اگر پانچ اَلحَمد کے ملاؤ تو کل آٹھ ہو جاتے ہیں اس کے پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے تاکہ جس دروازے سے اس کی مرضی ہو داخل ہو سکے۔ رَبِّ العٰلَمِینَ میں دس حرف ہوتے ہیں دس اور آٹھ مل کر اٹھارہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں جو شخص یہ اٹھارہ حرف پڑھتا ہے اسے اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب ملتا ہے۔ الرَّحمٰنِ میں چھ حرف ہیں چھ اور اٹھارہ مل کر چوبیس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دن رات کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں جو بندہ ان چوبیس حروف کو پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ آج ہی ماں

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ الرَّحِیْمِ کے چھ حرف ہیں چھ اور چوبیس مل کر تیس ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پل صراط بمقدار تیس ہزار سالہ راہ بنایا ہے جو بندہ ان تیس حرفوں کو پڑھتا ہے وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جاتا ہے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں بارہ حرف ہیں بارہ اور تیس ملا کر بیالیس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینے کئے جو شخص ان بارہ حرفوں کو پڑھتا ہے اس کے بارہ مہینے کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں آٹھ حرف ہیں۔ آٹھ اور بیالیس پچاس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روز قیامت جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا پیدا کیا ہے جو بندہ ان پچاس حروف کو پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے صدیقوں کا سا معاملہ کرتا ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں گیارہ حروف ہیں۔ گیارہ اور پچاس مل کر اکسٹھ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں اکسٹھ دریا پیدا کئے ہیں جو شخص ان اکسٹھ حروف کو پڑھتا ہے تو اکسٹھ دریاؤں کے قطروں کے موافق نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اسی قدر بدیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹائی جاتی ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں انیس حروف ہیں۔ انیس اور اکسٹھ ۸۰ ہوتے ہیں جو دنیا میں شراب پیتا ہے اسے ۸۰ درے لگانے کا حکم ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو ۸۰ درے معاف کرتا ہے۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اٰمِيْن میں چوالیس حروف ہیں۔ چوبیس اور ۸۰ ملا کر ایک سو چوبیس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئے ہیں جو ان ایک سو چوالیس حروف کو پڑھتا ہے اسے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کا ثواب ملتا ہے۔

ایمان افروز حکایت

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو کشتی نہ پائی۔ ہمیں جلدی تھی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو جب بند کیں تو اپنے تئیں اور خواجہ صاحب کو دریا کے کنارے کھڑا دیکھا۔ میں نے عرض کی کہ ہم کس طرح دریا پار ہوگئے۔ فرمایا میں نے پانچ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی پر قدم رکھا ہے اور پار ہوگئے۔ پس اگر کوئی شخص کسی مہم کیلئے سورۂ فاتحہ پڑھے اور حاجت پوری نہ ہو تو میرا دامن پکڑ لے۔ جب خواجہ صاحب یہ فوائد ختم کر چکے تو خلقت اور میں واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

مجلس (۸)

اوراد و وظائف

جمعرات کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ ورد اور تسبیح کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ جو شخص ورد مقرر کرے اسے روزانہ پڑھنا چاہئے اور دن کو اگر نہ پڑھ سکے تو رات کو ضرور پڑھے لیکن پڑھے ضرور۔

بعدازاں کسی اور کام میں مشغول ہوئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ورد کا تارک لعنتی ہے۔ بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک دفعہ مولانا رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سے گر پڑے۔ جس سے پاؤں میں چوٹ آ گئی۔ جب گھر آئے تو

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

سوچا کہ یہ بلا مجھ پر کہاں سے آئی۔ یاد آ گیا کہ صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین پڑھا کرتا تھا، وہ آج نہیں پڑھی۔

پھر اسی موقع کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ دین خواجہ عبداللہ مبارک نام سے ایک مرتبہ وظیفہ نہ ہوسکا۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے عبداللہ جو عہد تو نے ہم سے کیا تھا شاید تو بھول گیا ہے یعنی وظیفہ تو نے آج نہیں پڑھا۔

پھر فرمایا کہ انبیاء اور اولیاء مشائخ اور مردان خدا رحمۃ اللہ علیہم کا وظیفہ جو ہوتا ہے وہ برابر پڑھتے ہیں اور جو کچھ اپنے پیروں سے سنتے ہیں بجالاتے ہیں۔ بعدازاں فرمایا کہ جو ورد ہمارے خواجگان سے منقول ہیں۔ وہ ہم پڑھتے ہیں۔ تم بھی پڑھا کرو تا کہ وظیفے میں ناغہ نہ ہو۔ اور جب اٹھو تو دائیں پہلو اٹھو اور بسم اللہ پڑھ کر باشرائط وضو کرو۔ پھر دوگانہ ادا کرکے مصلی پر بیٹھو۔ اور سورۂ بقر کی چند ایک آیتیں اور سورۂ انعام کی ستر آیتیں پڑھ کر یہ ذکر سو مرتبہ کہے: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر صبح کی نماز کی سنتیں اس طرح ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ اور الم نشرح، دوسری میں سورۂ فاتحہ اور الم تر کیف۔

بعدازاں فرمایا سو مرتبہ سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظيم وبحمده استغفراللّٰه من كل ذنب واتوب اليه پڑھے۔ جب صبح کی نماز ادا کر چکے تو قبلہ رخ بیٹھ کر دس مرتبہ لااله الااللّٰه وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهوحي لايموت ابدا ابدا ذوالجلال والاكرام بيده الخير وهوعلى كلى شيء قدير۔ پڑھے۔ پھر تین مرتبہ اشهدان محمدا عبده ورسوله کہے: پھر تین مرتبہ اللهم صل على محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران و تكرارالجديد ان واستصحب الفرقد ان والقمران بلغ على روح محمد منى التحية والسلام پڑھے۔ پھر تین مرتبہ یاعزیز یا غفور پڑھے پھر تین مرتبہ سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولااله الااللّٰه واللّٰه اكبر ولاحول ولا قوة الاباللّٰه العلى العظيم پڑھے۔ پھر تین مرتبہ استغفر اللّٰه من كل ذنب واتوب اليه پڑھے۔

بعدازاں یہ پڑھے سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظيم وبحمده استغفر اللّٰه الذى لااله الا هوالحى القيوم غفارالذنوب ستارالعيوب علام الغيوب كشاف الكروب مقلب القلوب واتوب عليه۔

بعدازاں تین مرتبہ یاحي یاقیوم یاحنان یامنان یادیان یاسبحان یاسلطان یابديع السمٰوات والارض ياذالجلال والاكرام برحمتك يا ارحم الراحمين۔

بعدازاں تین مرتبہ کہے لاحول ولاقوة الاباللّٰه العلى العظيم يا قديم يادائم ياحي يا قيوم يااحد ياصمد ياحليم ياعظيم ياعلي يانور يافرد ياوتر يا باقي ياحي ياقيوم ياحي اقض حاجتي بحق محمدواله اجمعين۔

بعدازاں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام پڑھے۔ بعدازاں پیغمبر خدا ﷺ کے ۹۹ نام پڑھے جو یہ ہیں۔ بسم اللّٰه الرحمن الرحيم. محمد، احمد، حامد، محمود، قاسم، عاقب ، فاتح، خاتم، حاشر، حي، ماحي، داعي، سراج منير، بشير، نذير، هادى، مهدى، رسول، رحمة، نبى، طٰهٰ، يٰسين، مزمل، مدثر، صفى، خليل، كريم، حبيب، مجيد، احد، وحيد، قيم، جامع، مقضى، مقتضى، رسول الملاحم، رسول الرحمة، كامل، اكمل، مصطفٰى، مرتضٰى، مختار، ناصر، قائم، حافظ، شهيد، عادل، حكيم، نور، حجة، بيان، برهان، مومن، مطيع، مذكر، واعظ، واحد، امين، صادق، ناطق، صاحب، مكى ، مدنى، ابطحى، عربى، هاشمى،

WORK OF HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

مضری، امّی، عزیز، حریص، رؤف، رحیم، یتیم، طیب، طاھر، مطھر، فصیح، سید، متقی، امام، حق، مبین، اول، اٰخر، ظاھر، باطن، شفیع، محرم، امر، ناھی، حلیم، غنی، قریب، منیب، ولی، شاف، عبداللّٰہ، محمد، کرامت اللّٰہ، محمد ایت اللّٰہ وسلم تسلیما، کثیرا کثیرا. برحمتك یا ارحم الراحمین۔

بعدازاں تین مرتبہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد حتی لایبقی من الصلوۃ شی ء وارحم علی محمد حتی لایبقی من الرحمۃ شی ء وبارك علی محمد حتی لایبقی من البرکات شیء۔

پھر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اللّٰہ لااله الاھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولانوم له مافی السمٰوٰت وما فی الارض من ذالذی یشفع عندہ الاباذنه یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولایحیطون بشیء من علمه الابماشآء وسع کرسیه السمٰوٰت والارض ولایودہ حفظھما وھو العلی العظیم۔

بعدازاں تین مرتبہ کہے: اللھم مالك الملك توتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعزمن تشا ء وتذل من تشآء بیدك الخیر انك علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں تین مرتبہ قل ھواللّٰہ احد پڑھے۔ بعدازاں سات مرتبہ پڑھے۔ فان تولوا فقل حسبی اللّٰہ لااله الاھو الیه توکلت وھو رب العرش العظیم۔

پھر تین مرتبہ پڑھے۔ ربنالاتحملنامالاطاقۃ لنابه ط واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین. برحمتك یاارحم الراحمین۔

بعدازاں تین مرتبہ پڑھے۔ اللھم اغفرلی ولوالدی والجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات برحمتك یا ارحم الراحمین۔

بعدازاں تین مرتبہ کہے سبحان الاول المبدی سبحان الباقی المعیداللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے وان اللّٰہ علی کل شیء قدیر. وان اللّٰہ قد احاط بکل شیء علماء

پھر تین مرتبہ کہے اتوب توبۃ عبد ظالم لاعلملك لنفسه نفعاً ولاضرا ولاموتا ولاحیٰوۃ ولانشوراً۔

بعدازاں تین مرتبہ کہے اللھم یاحی یاقیوم یااللّٰہ یااله الا انت اسئلك ان تحی قلبی بنور معرفتك ابداً یااللّٰہ یااللّٰہ۔

بعدازاں تین مرتبہ یہ کہے: یامسبب الاسباب یامفتح الابواب یامقلب القلوب والابصاریا دلیل المتحیرین یاغیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیك یارب وفوضت امری الیك یارب لاحول ولا قوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم ماشاء اللّٰہ کان ومالم یشاء لم یکن بحق ایاك نعبد وایاك نستعین۔

بعدازاں ایک مرتبہ کہے: اللھم انی اسئلك یامن علیك حوائج السائلین ویعلم ضمیر الصامتین فان لك من

WORK FOR HUMANITY SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

کل مسئلة منك سمعاً حاضراً جواباً عقيداً وان لك من كل مامت علنًا ناطقا فاعطنا مواعيدك الصادقة واياديك الشامله ورحمتك الواسعة ونعمتك السابقة انظر الى نظرة برحمتك يا ارحم الراحمين۔

بعدازاں ایک مرتبہ یہ کہے یاحنان یامنان یادیان یابرھان یاسبحان یاغفران یاذالجلال والاکرام۔

پھر تین مرتبہ کہے اللھم اصلح امة محمد اللھم ارحم امة محمد اللھم فرج عن امة محمد۔

پھر تین مرتبہ کہے اللھم انی اسئلك باسمائك واسمك الاعظم ان تعطین ماسألتك بفضلك وكرمك يا ارحم الراحمين الحمدلله الذى فى السموت عرشه والحمدلله الذى فى القبور قضاؤه وامره والحمدلله الذى فى البر والبحر سبيله والحمدلله الذى لاملجا ولامنجا الااليه رب لاتذرنى فرداً و انت خير الوارثين۔

بعدازاں تین مرتبہ یہ کہے سبحان الله ملاء الميزان ومنتهى العلم وزينة العرش ومبلغ الرضاء برحمتك يا ارحم الراحمين۔

پھر ایک مرتبہ یہ پڑھے رضيت بالله ياكريما وبمحمد نبينا و بالاسلام علينا و بالقرآن اماما وبالكعبة وقبلة وبالمومنين اخواناً۔

پھر تین مرتبہ یہ کہے بسم الله خير الاسماء بسم الله رب الارض والسمآء بسم الله الذى لايضرمع اسمه شىء فى الارض ولا فى السماء وهو السميع العليم ط

بعدازاں چند مرتبہ یہ کہے اللھم اجرنا من النار يامجير۔

بعدازاں دس مرتبہ یہ کہے لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کہے:

پھر ایک مرتبہ یہ کہے: واشهدان الجنة حق والنار حق والميزان حق والموت حق والسوال حق والصراط حق والشفاعة حق وكرامة الاولياء حق و معجزة الانبيآء حق فى الدارالدنيا وان الساعة اتية لاريب فيها وان الله يبعث من فى القبور۔

پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے: اللهم زدنور ناوزدحضورنا وزدمغفرتنا وزدطاعتنا وزدنعمتنا وزد محبتنا وزدعشقنا وزدقبولنا برحمتك يا ارحم الراحمين۔

بعدازاں مسبعات عشرہ اور سورۂ یٰسین پڑھے پھر سورہ الملك پھر سورہ جمعه پھر جب سورج بلند ہو تو اشراق کی نماز دس رکعت پانچ سلام سے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اذازلزلت الارض زلزالها ایک مرتبہ دوسری رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور انا اعطينك الكوثر ایک مرتبہ نماز کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر تلاوت قرآنی میں مشغول ہو پھر چاشت کی نماز بارہ رکعت چھ سلاموں سے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورۃ والضحیٰ ایک بار سلام کے بعد سو مرتبہ کلمہ سبحان اللہ آخر تک پڑھے اور سو مرتبہ درود پڑھے پھر دیر تک تلاوت قرآنی میں مشغول ہو جائے۔ البتہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگی۔ پھر دس سورتیں پڑھے یعنی الم تر کیف سے لے کر قل اعوذ برب الناس تک سلام کے بعد دس مرتبہ درود پڑھے پھر سورہ نوح پڑھے اور یاد الٰہی میں عصر کی نماز تک مشغول رہے۔ پھر سو مرتبہ لاحول

SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم پڑھے پھر سورہ فتح پھر سورۂ ملک پانچ مرتبہ پڑھے۔ پھر سورۃ عم یتساء لون اور سورۃ والنازعات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر میں نہ چھوڑے گا پھر یادالٰہی میں مشغول ہو جائے۔

شرح مشائخ میں لکھا ہے کہ جو شخص سورہ والنازعات پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قبر میں نہ چھوڑے گا۔(یعنی مقام علیین پر پہنچادے گا) اس کے بعد شام کی نماز ادا کرے۔ سنتوں کے بعد دو رکعت نماز حفظ ایمان ادا کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین مرتبہ، اور قل اعوذبرب الفلق ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ۔ اخلاص تین مرتبہ قل اعوذبرب الناس ایک مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر سر سجدے میں رکھ کر کہے یاحی یا قیوم ثبتنی علی الایمان۔ پھر نماز اوابین ادا کرے لیکن ہمارے نزدیک چھ رکعت تین سلام سے ادا کرے۔ پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے بعد اذازلزلت الارض دوسری دو رکعت میں فاتحہ کے بعد الھکم التکاثر تیسری دو رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ واقعہ پڑھے۔ پھر نماز عشاء تک یادالٰہی میں مشغول رہے۔ پھر عشاء کی نماز سے پہلے یہ دعا پڑھے: اللھم اعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك پھر عشاء کی نماز چار رکعت ادا کرے۔ اس طرح کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور باقی تینوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد تینوں قل۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت روا ہوگی۔ پھر چار رکعت نماز صلوٰۃ السعادۃ ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین مرتبہ انا انزلناہ اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر سر سجدے میں رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے یاحی یا قیوم ثبتنا علی الایمان پھر جب بیٹھے تو یہ دعا پڑھے: اللھم انی اسئلك برکۃ فی العمر و صحۃ فی المعیشۃ وسعۃ فی الرزق و زیادۃ فی العلم وثبتنا علی الایمان۔

بعدازاں رات کے تین حصے کرے پہلا حصہ نماز میں گزارے، دوسرا تہجد میں جس کے بارے میں رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ نماز ہمارے لئے فرض ہے۔ یہ چار سلام سے ادا کرے اور جس قدر قرآن شریف یاد ہو پڑھے۔ پھر تھوڑی دیر سو جائے پھر اٹھ کر تازہ وضو کرے اور صبح کاذب تک یادالٰہی میں مشغول رہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی تو گھوڑے سے گر کر اس کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ سوچنے لگا کہ یہ مصیبت کیوں نازل ہوئی۔ غیب سے آواز آئی کہ تہجد کی نماز تجھ سے فوت ہوگئی جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ صبح کاذب تک مشغول رہے۔ اسی طرح ہر روز کیا کرے لیکن اس میں کمی بیشی نہ کرے تاکہ مشائخ کی سنت ادا ہو۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۹)

سلوک کے درجے

جب قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی تو اس وقت شیخ اوحد کرمانی شیخ واحد برہان غزنوی خواجہ سلیمان عبدالرحمٰن اور چند اور درویش حاضر خدمت تھے۔ بات سلوک کے بارے میں شروع ہوئی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ مشائخ نے سلوک کے سو (۱۰۰) درجے اور مرتبے مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے سترہواں مرتبہ کشف و کرامت کا ہے۔ پس جو شخص اس سترہویں درجے میں اپنے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

تئیں ظاہر کردے وہ باقی کے تر اسی کس طرح حاصل کرے گا۔ سالک کو چاہئے کہ جب تک سویں مرتبہ پر نہ پہنچ جائے اپنے تئیں ظاہر نہ کرے۔

پھر فرمایا کہ خواجگان چشت کے خاندان میں بعض نے پندرہ درجے مقرر کئے ہیں جن میں پانچواں کشف وکرامات کا ہے۔ ہمارے خواجگان فرماتے ہیں کہ جب تک پندرہویں درجے تک نہ پہنچ جائے اپنے تئیں ظاہر نہ کرے۔ پھر کامل ہوگا۔

نیز فرمایا کہ سلوک کی بابت لکھا ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ دیدار کیوں نہیں چاہتے؟ اگر چاہو تو ضرور مل جائے۔ فرمایا میں ایک چیز نہیں چاہتا وہ یہ ہے کہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مانگی اور اسے نصیب نہ ہوئی لیکن رسول اللہ ﷺ کو بے مانگے ملی۔ پس بندے کو خواہش سے کیا واسطہ۔ اگر وہ اس کے لائق ہوگا تو خود ہی حجاب اٹھا دیں گے اور تجلی ہو جائے گی پس کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہش کریں۔

بعد ازاں عشق کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا کہ عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہوتا ہے جو اس میں جائے۔ اسے جلا دیتا ہے اور ناچیز کر دیتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے بڑھ کر کوئی آگ تیز نہیں ہے۔

آتشِ محبت

بعد ازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ مقام قرب میں پہنچے۔ تو غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید آج تیری درخواست اور ہماری بخشش کا وقت ہے جو چاہتا ہے مانگ ہم دیں گے۔ خواجہ صاحب نے سر بسجود ہو کر عرض کیا کہ بندے کو خواہش سے کیا واسطہ جو کچھ بادشاہ سے عطا ہوگا اسی پر راضی ہے۔ آواز آئی۔ اے بایزید! ہم نے تجھے آخرت دی۔ عرض کی کہ وہ دوستانہ الٰہی کا قید خانہ ہے۔ پھر آواز آئی۔ اے بایزید! بہشت۔ دوزخ، عرش، کرسی اور جو ہماری ملکیت ہے سب کچھ تجھے دیا۔ عرض کیا نہیں۔ آواز آئی کہ پھر تیرا کیا مطلب ہے؟ عرض کی پروردگار! تجھے خود معلوم ہے آواز آئی۔ اے بایزید کیا تو ہمیں طلب کرتا ہے؟ اگر میں تیری طلب کروں تو پھر کیا کرے؟ یہ آواز سنتے ہی عرض کی کہ مجھے تیری قسم! اگر تو مجھے طلب کرے تو قیامت کے دن جب میرا حشر ہو تو دوزخ کے پاس کھڑے ہو کر ایک ہی آہ سے دوزخ کی آگ کو نابود کر دوں۔ کیونکہ محبت کی آگ کے مقابلے میں دوزخ کی آگ کی کچھ حقیقت نہیں۔ جب یہ قسم کھائی تو آواز آئی اے بایزید! جو کچھ تو چاہتا ہے وہ تجھے مل گیا۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی کہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ایک رات عشق کے شوق واشتیاق کی وجہ سے الحریق الحریق پکارتی تھیں۔ اہل بصرہ یہ فریاد سن کر باہر نکلے تاکہ آگ بجھائیں۔ ان میں ایک شخص واصل خدا تھا۔ اس نے کہا کیسے بے وقوف ہیں جو رابعہ کی آگ بجھانے آئے ہیں۔ اس کے تو سینے میں عشق کی آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ یہ وصال دوست کے سوا نہیں بجھے گی۔

پھر فرمایا کہ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ دوست کے عشق میں کمالیت کس بات کا نام ہے؟ فرمایا جب معشوق سیاست کرنا چاہے اور عاشق سر کاٹنا چاہے تو چون و چرا نہ کرے۔ اور رضائے معشوق میں کمر بستہ رہے اور اس کے مشاہدہ میں ایسا مستغرق رہے کہ اسے بند ھنے کھلنے کی ذرہ بھر خبر نہ ہو۔ پھر خواجہ معین الدین ادام اللہ تقواہ نے آب دیدہ ہو کر یہ شعر پڑھا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

خوب رویاں چوں بندہ گیرند عاشقاں پیش شان چنیں میرند

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ بغداد میں ایک عاشق کو ہزار کوڑے لگائے گئے۔ نہ تو اس نے ہاتھ اٹھایا اور نہ اس کے پاؤں نے لغزش کھائی۔ ایک واصل نے اس سے پوچھا کیا حالت ہے۔ کہا' میرا معشوق میرے سامنے تھا۔ اس کے مشاہدہ کی قوت سے مجھے ذرا تکلیف نہیں ہوئی بلکہ خبر بھی نہیں ہوئی۔

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بغداد میں کسی عیار کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تو وہ ہنستا تھا۔ ایک نے اس سے ہنسی کا سبب پوچھا کہا میرا محبوب آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس کی قوت مشاہدہ کے باعث مجھے اس تکلیف اور درد کی خبر ہی نہیں۔ میں ایسا مستغرق تھا کہ مجھے ہاتھ پاؤں کٹنے کی خبر ہی نہیں۔ خواجہ صاحب نے آبدیدہ ہوکر یہ شعر پڑھا۔

او برسر قتل و من درد حیرانم کاں راندن تجعش چہ نکوے آید

بعدازاں اہل سلوک اور عارفوں کے احوال کی بابت گفتگو شروع ہوئی تو زبان مبارک سے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے مناجات کے وقت یہ الفاظ کہے: كيف السلوك عليك آواز آئی، اے بایزید! طلق نفسك ثلث وقل هو الله یعنی پہلے اپنے تیئں تین طلاق دے اور پھر ہماری بات کر۔

بعدازاں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جب تک آدمی راہ سلوک میں پہلے دنیا و مافیہا اور پھر اپنے تیئں نہ چھوڑے وہ اہل سلوک میں داخل ہی نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ان میں کا ہوتا ہے پس اگر اس کی یہ حالت نہ ہو تو سمجھو کہ جھوٹا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ ایک بزرگ طریقت نے جو اہل عشق تھا ایک مرتبہ مناجات میں کہا کہ تُو، تو مجھ سے ستر سال کا حساب پوچھے گا لیکن میں تو ستر ہزار سال کا پوچھوں گا اور ''بلیٰ'' کہنے کے بارے میں دریافت کروں گا ستر اسی ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے تو نے الست بربکم کہہ کر سارے جہان میں ''بلیٰ'' کہنے کا شور برپا کردیا۔ یہ شور جو زمین و آسمان میں برپا ہے سب الست کے شوق کی وجہ سے ہے۔ جونہی اس بزرگ نے یہ بات کہی، آواز آئی کہ جواب سن! تیری آرزو تجھے مل جائے گی یعنی میں تیرے وجود کو ذرّہ ذرہ کرکے ہر ذرے کو دیدار دکھاؤں گا اور کہوں گا یہ ہیں ستر ہزار سال اور باقی الگ رکھ دوں گا۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ عارف ہر روز یہی بات کہا کرتا ہے کہ ہر ایک شخص کسی چیز کی طرف مائل ہوتا ہے لیکن میں کسی چیز کی طرف مائل نہیں ہوتا پس ایک مرتبہ بھی میں نے اپنے آپ کو فدا نہ کیا۔ خواہ ساتوں زمینیں درہم برہم ہو جائیں۔ میں کبھی اپنے لئے نہ طلب کروں گا پھر غلبات شوق میں کہا کہ اس نے مجھے دیکھنا چاہا لیکن ہم نے اسے دیکھنا نہ چاہا یعنی بندے کو مراد اور خواہش سے کیا کام؟

ایک مرتبہ ایک بزرگ نے بیان کیا کہ ہم نے سہل سے منہ پھیر لیا اور جب بارگاہ میں گئے تو انہیں اپنے سے پہلے موجود پایا جو کچھ ہم چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے عنایت کاملہ سے پہلے ہی ہمیں پہنچا دیا۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک بزرگ یہ فرماتا تھا کہ جب سانپ کی طرح کینچلی سے نکلا اور نگاہ کی تو عاشق معشوق دونوں کو ایک ہی پایا یعنی عالم توحید میں ایک ہی ہے۔ اسی واسطے تو نے ایک ہی دیکھا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

بعدازاں فرمایا کہ جب عارف کا حال کامل ہو جاتا ہے تو لاکھوں مقام سے باہر نکلتا ہے اور اپنا کام ترقی پر دیکھتا ہے۔ اگر اس مقام سے نہ نکلے تو اسی مقام میں حیران رہ جاتا ہے یعنی ابھی کنارے پر ہے۔ اسے راہ ہی معلوم نہیں۔ اس واسطے زیادہ تر ضائع ہی رہتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین سال سے حق میں تھا۔ اب میں نے اپنا آئینہ دے دیا یعنی جو کچھ میں نے دیکھا تھا وہ نہ رہا اور شرکت وغیرہ اور تکبر و خودی بالکل اٹھ گئی لیکن چونکہ میں نہیں رہا ہوں۔ اس لئے حق تعالیٰ ہی اپنا آئینہ ہے اور یہ جو میں کہتا ہوں اپنا آئینہ ہوں' تو یہ حق تعالیٰ میری زبان سے کہتا ہے اور میرا اس میں دخل نہیں۔

بعدازاں فرمایا کہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس درگاہ میں کئی سال مجاور رہا۔ آخر سوائے حسرت کے کچھ نصیب نہیں ہوا۔ جب میں بارگاہ میں آیا تو کوئی تکلیف نہ تھی۔ اہل دنیا، دنیا میں اور اہل آخرت، آخرت میں مشغول تھے۔ مدعیٔ دعویٰ میں اور اہل تقویٰ، تقویٰ میں۔ بعض کھانے پینے میں۔ بعض سماع و رقص میں مشغول تھے اور بعض بادشاہ کے پاس تھے جو دریائے عجز میں غرق تھے۔

بعدازاں یہ حکایت بیان فرمائی۔ مدت ہوئی کہ میں خانہ کعبہ کے گرد پھرتا تھا۔ اب خانہ کعبہ میرے گرد پھرتا ہے۔

پھر فرمایا جب میں خدا رسیدہ ہوا تو ایک رات عشق میں، میں اپنے دل کو طلب کر رہا تھا۔ صبح کے وقت آواز آئی، اے بایزید! کیا تو ہمارے سوا اور کچھ طلب کرتا ہے۔ تجھے دل سے کیا سروکار؟

بعدازاں اسی موقعہ پر فرمایا کہ عارف وہ شخص ہے کہ خواہ کہیں ہو اور خواہ کچھ طلب کرے اسی کے پاس آئے جس سے بات کہے جواب اسی سے سنے۔ اس راہ میں وہ عارف نہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کے درپے ہو۔

بعدازاں فرمایا کہ عارفوں کا درجہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ جب اس درجہ پر پہنچتے ہیں تو دنیا و مافیہا اپنی انگلیوں میں دیکھتے ہیں۔ چنانچہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے طریقت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ فرمایا یہاں تک کہ جب میں اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان نگاہ کرتا ہوں تو اس میں تمام دنیا و مافیہا دکھائی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مرید کو طاعت میں مزہ آتا ہے۔ اسے طاعت میں مزہ اس وقت آتا ہے جب اسے طاعت میں خوشی و خوری حاصل ہوتی ہے۔ اس خوشی سے اسے حجاب بھی قرب ہو جاتا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ عارف کا سب سے کمتر درجہ یہ ہے کہ صفات حق اس میں پائی جاتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے شوق کے غلبہ میں کہا اے درویش! اگر خلقت کے بدلے مجھے آگ میں جلایا جائے اور میں صبر کروں تو چونکہ مجھے محبت کا دعویٰ ہے اس لئے میں نے گویا کچھ نہیں کیا۔ اگر میرے گناہ ساری خلقت کے عوض بخش دے تو چونکہ اس کی رحمت مہربانی اور عنایت ہے ابھی تک میں نے بہت کام نہیں کیا۔

پھر فرمایا۔ اہل سلوک کے مذہب میں کسی پر تعجب کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ پھر فرمایا کہ گناہ سے بھی بدتر کیونکہ گناہ سے ایک مرتبہ توبہ کی جاتی ہے اور طاعت سے ہزار مرتبہ۔ یعنی خود پسندی بڑا سخت گناہ ہے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

محبتِ حق میں درجۂ کمال

پھر فرمایا کہ محبت حق میں عارف کا کمال درجہ یہ ہے کہ پہلے خود دلی نور دکھائے اور پھر اگر کوئی شخص اس کے پاس دعویٰ کر کے آئے تو اسے بزور کرامت قائل کرے۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ شیخ اوحد کرمانی اور شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ میں مدینے کی طرف سفر کر رہا تھا جب ہم دمشق میں پہنچے تو ہاں پر مسجد کے سامنے بارہ ہزار انبیاء علیہم السلام کے روضے دیکھے جہاں پر لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ہم نے انبیاء کی زیارت کی اور وہاں کے بزرگوں کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ ایک روز میں نے شیخ اوحد کرمانی اور شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک بزرگ واصل حق درویش محمد عارف نامی کو دمشق کی مسجد میں دیکھا۔ چند اور درویش اس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور بات اس بارے میں ہو رہی تھی کہ جو شخص کسی چیز کا دعویٰ کرے جب تک وہ لوگوں میں اس کا اظہار نہ کرے وہ کب معلوم کر سکتے ہیں؟

الغرض! ایک آدمی محمد عارف سے بحث کر رہا تھا اور محمد عارف کہتا تھا کہ قیامت کے دن درویشوں سے معافی مانگی جائے گی اور دولت مند سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ اس شخص کو یہ ناگوار گزرا۔ پوچھا کہ کس کتاب میں لکھا ہے؟ خواجہ محمد عارف کو کتاب کا نام یاد نہ تھا۔ کچھ دیر مراقبہ کر کے نام بتایا۔ اس شخص نے کہا جب تک مجھے نہ دکھلاؤ گے، میں نہیں مانوں گا۔ سر اٹھا کر کہا جو بندگان خدا کو صحیفہ دکھایا ہے اس مرد کے سامنے رکھ تاکہ دیکھ لے۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ وہ کتاب جس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی اسے دکھائیں۔ اس نے اٹھ کر اقرار کیا اور قدموں میں گر پڑا۔ اور کہا دیکھو یہ ہیں مردانِ خدا۔

اہل اللہ کی کرامات

بعد ازاں گفتگو اس بارے میں شروع ہوئی کہ جو شخص اس مجلس میں ہے وہ اپنی کرامت دکھائے۔ یہ سنتے ہی خواجہ عثمان ہارونی نے فوراً مصلے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور مٹھی بھر اشرفیاں نکال لائے۔ ایک درویش موجود تھے۔ انہیں دے کر فرمایا کہ درویشوں کیلئے حلوہ لے آ۔ جب یہ کرامت دکھائی تو شیخ اوحد نے پاس پڑی ہوئی لکڑی پر ہاتھ مارا۔ حکم الٰہی سے وہ لکڑی سونے کی بن گئی۔ پیچھے رہ گیا میں، میں اپنے پیر کی وجہ سے کوئی بات ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ شیخ عثمان ہارونی نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا تم کیوں نہیں کچھ کہتے۔ وہاں پر ایک بھوکا درویش تھا جو شرم کے مارے سوال نہیں کرتا تھا۔ میں نے گدڑی میں سے جو کی چار روٹیاں نکال کر اسے دے دیں۔ اس درویش اور خواجہ محمد عارف نے فرمایا کہ درویش میں جب تک اتنی قوت نہ ہو اسے درویش نہیں کہتے۔

پھر فرمایا کہ ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ جب سے میں نے دنیا کو دشمن قرار دیا میں خلقت کے نزدیک نہیں گیا۔ خدا کو خلقت پر ترجیح دی اور مجھ پر محبت نے اس قدر غلبہ کیا کہ میں اپنے وجود کو بھی دشمن سمجھنے لگا اور زندگی اور موت کو درمیان سے اٹھا لیا۔ صرف حق تعالیٰ کی بقاء اور انس کو چاہتا تھا۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

بعدازاں فرمایا کہ سلوک کے بارے میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن جب خاص قسم کے عاشقوں کو بہشت میں لے جانے کا حکم ہوگا وہ کہیں گے ہم بہشت کو کیا کریں؟ بہشت اسے دے جس نے بہشت کے لالچ میں تیری پرستش کی۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جب اپنا دیدار کسی شخص کو دیا جائے تو پھر وہ بہشت کو کیا کرے پھر یہ اشارہ فرمایا کہ کہ اگر تم سے ہوسکے تو پہلے بقا حاصل کرو۔ اگر نہیں کر سکتے تو صلاحیت اور زہد تو ایک ہوا کی طرح ہے جو تم پر چلتی ہے۔

پھر خواجہ صاحب نے آب دیدہ ہو کر فرمایا کہ بہت سے مردوں کو عاجز اور عاجزوں کو مرد بنا دیا ہے (اس راہ میں)

پھر اسی بارے میں فرمایا کہ گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو خوار کرنا اور اس کے بے عزتی کرنا۔

بعدازاں فرمایا کہ ایک درویش از حد بزرگ اور واصل تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ اہل دنیا، دنیا کی راہ میں معذور ہیں۔ اور اہل آخرت حق کی دوستی کے سُرور میں خوش ہیں۔ اور اہل معرفت نور علی نور ہیں۔ یہ ایک بھید ہے جسے اہل سلوک ہی جانتے ہیں۔ اہل معرفت کی عبادت پاس انفاس ہے۔

پھر فرمایا کہ جب عارف خاموش ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اور جب آنکھیں بند کرتا ہے یعنی سوتا ہے تو اس واسطے سر نہیں اٹھاتا کہ شاید اسرافیل علیہ السلام صور نہ پھونک دے۔

حق تعالیٰ کی شناخت

بعدازاں فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حق تعالیٰ کی شناخت کی علامت یہ ہے کہ خاموش رہے اور خلقت سے دور بھاگے۔ پھر اسی موقع کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ شجاع کرمانی سے پوچھا گیا کہ کتنے سال سے شناخت حاصل ہوئی۔ فرمایا جب سے شناخت حاصل ہوئی خلقت سے بھاگنے لگا۔

بعدازاں فرمایا جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے تو سمجھ لو کہ اس میں کوئی نعمت نہیں۔ پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ عارف وہ شخص ہوتا ہے جو کچھ اس کے اندر ہو۔ وہ دل سے نکال دے تاکہ اپنے دوست کی طرح یگانہ ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کوئی چیز ہٹا نہیں رکھے گا نہ وہ دونوں جہان کی پروا کرے گا۔

پھر زبان مبارک سے فرمایا کہ عارف کا کمال اس میں ہے کہ اپنے تئیں راہ خدا میں چلائے۔

بعدازاں فرمایا اگر قیامت کے دن کوئی چیز بہشت میں پہنچائے گی تو زہد نہ کہ علم۔

پھر فرمایا کہ عارف خواہ معرفت کی بابت کتنا ہی بیان کرے اور دوست کی گلی میں پھرے جب تک معارف یاد نہ کرے تب تک عارف ہو ہی نہیں سکتا۔

بعدازاں فرمایا کہ اہل محبت کی فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ دوست سے مل نہ جائیں۔ اس واسطے کہ عاشق اسی وقت واویلا کرتا ہے جب تک معشوق سے اس کا وصال نہ ہو۔ جب معشوق کو دیکھ لیتا ہے تو گفتگو بیچ سے اٹھ جاتی ہے۔

پھر زبان مبارک سے فرمایا کہ ندیوں میں بہتا ہوا پانی شور کرتا ہے لیکن جب سمندر میں جا گرتا ہے تو پھر آواز بند ہو جاتی

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

ہے۔اس طرح جب عاشق کو معشوق کا وصال ہو جاتا ہے تو عاشق واویلا نہیں کرتا۔

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے دوست بھی ہیں کہ اگر دنیا میں وہ ان سے ایک لحظہ حجاب میں رہے تو نابود ہو جائیں اور عبادت نہ کرسکیں۔

بعد ازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ عبداللہ حنیف بھول کر دنیا کے کام میں مشغول ہوئے۔ یاد آیا یہ تو دوست کے خلاف ہے۔ قسم کھائی کہ جب تک زندہ رہوں گا دنیاوی کام میں مشغول نہیں ہوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد پچاس سال تک زندہ رہے لیکن آپ کو کسی دنیاوی کام میں مشغول نہ پایا۔ پھر بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ولولہ عشق کی بابت فرمایا کہ آپ ہر صبح نماز سے فارغ ہو کر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر فریاد کیا کرتے تھے۔ ایک روز یہ آواز سنی کہ یوم تبدل الارض یعنی اس وقت وصال ہوگا جب یہ زمین لپیٹ لی جائے گی اور دوسری زمین پیدا کی جائے گی۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بسطام کے جنگل میں نکلے۔ عالم شوق واشتیاق میں پڑ کر یہ فریاد کرتے تھے کہ جتنا جنگل دیکھتا ہوں اسی قدر مجھے دکھائی دیتا ہے کہ یہاں عشق برسا ہوا ہے۔ یہاں سے پاؤں نکالنا چاہتا ہوں لیکن نہیں نکال سکتا۔

پھر فرمایا کہ محبت کی راہ ایسی راہ ہے کہ جو شخص عشق کی راہ میں پڑتا ہے اس کا نام ونشان نہیں ملتا۔

اسی موقعہ پر فرمایا کہ اہل عرفان یاد الٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔

پھر فرمایا کہ عارف سے ادنیٰ سے ادنیٰ بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ملک و مال سے بیزار ہو جاتا ہے۔

پھر آب دیدہ ہو کر فرمایا کہ حق تو یہ ہے کہ وہ اس کی دوستی میں اگر دونوں جہان بھی خرچ کر دیں تو بھی تھوڑا ہے۔

پھر فرمایا کہ اہل محبت اگرچہ محبت میں مجبور ہیں لیکن کام ایسے لوگوں کا سا کرتے ہیں جو سوئے ہوئے ہیں اگر جاگیں تو مطلوب کے طالب ہیں اور اپنے دوست کی طلب گاری سے فارغ ہیں۔ مشاہدہ معشوق میں مشغول ہیں۔ معشوق ایسا ہے جو خود عاشق کو دیکھنے کیلئے بیٹھتا ہے محبت کی راہ میں کام ہی اطاعت گزاروں اور فرمانبرداروں کا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اولیاء کے دل خود اس بات میں مطیع ہیں کہ اس کی معرفت اور محبت کا بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے اس لئے عبادت میں مشغول ہیں۔ پس خاص بوجھ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ مجاہدہ و ریاضت سے ملال ہوتا ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ عارف وہ شخص ہوتا ہے جو اس بات کی کوشش کرے کہ دم ہاتھ میں لائے دم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اپنی ساری عمر اس ایک دم کے بدلے میں خرچ کر دے۔ اگر ایسے دم کو آسمانوں اور زمینوں میں سالہا سال بھی ڈھونڈے تو بھی نہ پا سکے۔

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے اپنے پیر شیخ عثمان ہارونی کی زبانی سنا ہے کہ اگر کسی شخص میں تین خصلتیں پائی جائیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے۔ سخاوت اور شفقت اور تواضع، سخاوت دریا کی سی، شفقت آفتاب کی سی اور تواضع زمین کی سی۔

بعد ازاں فرمایا کہ حاجی لوگ تو قالب کو لے کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور پھر بھی انہیں مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا مگر اہل

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

محبت اور عاشق لوگ دل سے حجاب عظمت کے عرش کا طواف کرتے ہیں۔ اگر اس کے سوا کسی اور چیز کو دیکھ پاتے ہیں تو فریاد کرتے ہیں۔ وہ صرف اسی کے مشاہدہ کو پسند کرتے ہیں۔

عالَمِ محبت ایک بھید ہے

پھر فرمایا کہ اہل سلوک میں محبت ایک ایسا عالم ہے کہ لاکھوں علماء اس کے سمجھنے کی خواہش کرتے ہیں لیکن ذرہ بھر بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ اور زہد میں ایسی طاعت ہے جس کی زاہدوں کو خبر نہیں اور اس سے غافل ہیں۔ وہ ایک بھید ہے جو دونوں جہان سے باہر ہے اور جسے اہل محبت اور اہل عشق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پھر فرمایا کہ اسے وہی شخص جانتا ہے جو ان دونوں جہانوں میں ثابت ہوتا ہے جو اسے جانتا ہے وہ ہرگز اسے نہیں دیکھتا۔ اس کے بعد دعویٰ کرنا چھوڑ دیتا ہے تاکہ اسے رنج میں رکھے۔

بعد ازاں فرمایا کہ جو عشق و محبت میں گفتگو اور حرکت و مشغلہ ہے یہ اس وقت ہے جب تک (پردہ کے) باہر ہیں۔ جب اندر آ جاتے ہیں تو پھر آرام، خاموشی اور سکون حاصل ہوتا ہے گویا وہ فریاد اور شور نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا کہ یہ دلیری اتنی نہیں کہ خواجہ دوستِ حقیقی کی درگاہ سے عاری ہے اور اپنے آپ پر عاشق ہے۔ جب حضوری حاصل ہوتی ہے تو پھر فریاد و گفتگو نہیں رہتی۔ جب خواجہ صاحب یہ فوائد ختم کر چکے تو دعا گو اور خلقت واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مجلس (۱۰)

نیک و بد صحبت کا اثر

جمعرات کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ بہت سے بزرگ اور اصحاب سلوک حاضر تھے اور بات نیک صحبت کے بارے میں ہو رہی تھی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے الصحبة تؤثر۔ یعنی صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اگر کوئی برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو امید ہے کہ وہ نیک ہو جائے گا اور اگر نیک شخص بدوں کی صحبت میں بیٹھے تو بد ہو جائے گا کیونکہ جس کسی نے کچھ حاصل کیا صحبت سے حاصل کیا اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ نیکوں سے حاصل ہوئی۔

پھر فرمایا کہ اگر کوئی برا شخص کچھ عرصہ نیکوں کی صحبت میں رہے تو ضرور ان کی صحبت کا اثر اس میں ہو جائے گا اور وہ نیک بن جائے گا اور اگر نیک شخص بدوں کی صحبت میں بیٹھے تو ان کی صحبت کا اثر اسے بد کر دے گا۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ سلوک (کے ضمن) میں آیا ہے نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت بدکام سے بری ہے۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

دانا بادشاہ

پھر فرمایا کہ جب خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملی تو اس وقت عراق کا بادشاہ لڑائی میں گرفتار ہو کر آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو مسلمان ہو جائے گا تو تجھے عراق کا بادشاہ کر دیا جائے گا۔ اس نے انکار کیا پھر فرمایا اما ان الاسلام واما ان السیف یعنی یا تو اسلام اختیار کرو ورنہ قتل کیا جائے گا۔ اس نے پھر بھی انکار کیا۔ فرمایا تلوار لاؤ۔ وہ بادشاہ نہایت عقل مند تھا جب یہ حالت دیکھی تو آپ سے مخاطب ہو کر کہا میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلاؤ۔ حکم دیا کہ اسے شیشے کے برتن میں پانی پلاؤ۔ اس نے کہا میں اس برتن میں نہیں پینا چاہتا۔ فرمایا: چونکہ بادشاہ ہے اس لئے سونے یا چاندی کا برتن لاؤ۔ کہا۔ میں مٹی کے برتن میں پانی پیوں گا۔ جب پانی منگا کر اسے دیا گیا تو کہا کہ مجھ سے عہد کرو کہ میں جب تک یہ پانی نہ پیوں مجھے قتل نہ کرنا۔ آپ نے فرمایا، اچھا! میں نے اقرار کیا کہ جب تک تو یہ پانی نہیں پیئے گا میں قتل نہ کروں گا۔ بادشاہ نے فوراً کوزہ زمین پر دے مارا۔ کوزہ ٹوٹ گیا اور پانی گر گیا۔ پھر کہا۔ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں یہ پانی نہ پیوں گا قتل نہ کیا جاؤں گا۔ آپ اس کی دانائی سے متعجب ہوئے۔ فرمایا تجھے معاف کیا۔ پھر اسے ایک صالح اور زاہد شخص کے سپرد کیا جب کچھ مدت اس صالح شخص کی صحبت میں رہا تو اس کی صحبت نے اس میں اثر کیا۔ آپ کی طرف پیغام بھیجا، مجھے اپنے پاس بلاؤ تا کہ اسلام قبول کروں۔ جب اسلام قبول کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہم نے عراق کی حکومت تجھے دی۔ جواب دیا۔ مجھے ملک درکار نہیں بلکہ ملک عراق کا کوئی ویران گاؤں دو جو میری وجہ معاش کیلئے کافی ہو۔ آپ نے منظور فرما کر اپنے آدمیوں کو عراق میں بھیجا۔ آخر بڑی تفتیش کے بعد بھی کوئی ویران گاؤں نظر نہ آیا۔ جب بادشاہ کو کہا گیا۔ اس نے کہا۔ میرا اس سے یہ مطلب ہے کہ میں نے ملک عراق ایسی حالت میں آپ کو دیا ہے کہ اس میں ایک گاؤں بھی غیر آباد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی گاؤں ویران ہوگا تو اس کا جواب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دینا ہوگا نہ کہ مجھے۔ پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ وہ بادشاہ کیسا ہی عقلمند اور دانا تھا۔

پھر فرمایا کہ میں نے شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ لوگ اس وقت اسم فقر کے مستحق ہوتے ہیں جبکہ ان کے بائیں طرف کا فرشتہ آٹھ سال تک کچھ نہ لکھے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے عارف ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں لیتے پھر فرمایا کہ جس عارف میں تقویٰ ہے وہ گداگری کر کے محض حرام کھاتا ہے پھر فرمایا کہ ایک روز میں نے خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا کہ طریقت محبت کے پیر سے پوچھا گیا کہ محبت کا ثمرہ کیا ہے؟ فرمایا، محبت کا ثمرہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے مُرور اور اشتیاق اس قدر ظاہر ہو جتنا اسے اپنے سے روا رکھے لیکن جسے خود اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بہشت میں اس کے لقاء کا خواہش مند ہوتا ہے۔

پھر خواجہ معین الدین ادام اللہ تقواہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اہل محبت اور اہل سلوک اس بات میں ملتے جلتے ہیں کہ دونوں مطیع ہوتے ہیں۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں دور نہ کر دیئے جائیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے کتاب محبت میں اپنے استاد مولانا شرف الدین جو صاحب شرع اسلام تھے کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

کہ ایک مرتبہ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ باوجود اس قدر طاعت اور ریاضت کے جو تو کرتا ہے اور آگے بھیج چکا ہے اس قدر کیوں ڈرتا ہے۔ فرمایا، دو چیزوں کے خوف سے۔ اول یہ کہ کہیں یہ نہ کہہ دے کہ تو میرے لائق نہیں اور مجھے اپنی درگاہ سے دور نہ کر دے۔ دوسرے اگر موت کے وقت ایمان سلامت لے جاؤں گا تو سمجھوں گا کہ میں نے کچھ کام کیا ہے ورنہ سمجھوں گا کہ سارے اعمال اور طاعت کو ضائع کیا۔

بعد ازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے محبت کے بارے میں سوال کیا کہ بدبختی کی کیا علامت ہے؟ فرمایا، یہ کہ نافرمانی کرے اور قبولیت کی امید رکھے۔ پھر پوچھا عارفوں میں اصل بات کون سی ہوتی ہے، فرمایا ہمیشہ خاموش رہنا اور غم واندوہ میں رہنا کیونکہ اسی سے عارفوں کی فضیلت ہوتی ہے۔

اور فرمایا جہان میں سب سے عزیز تین چیزیں ہیں۔ اول عالم، جو اپنے علم سے بات کہے دوسرا غیر طمع شخص، تیسرا وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی صفت کرے۔

صوفی و عارف کون؟

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ مگری مسجد میں مع اصحاب طریقت بیٹھے تھے اور بات محبت کے بارے میں ہو رہی تھی۔ ایک صوفی نے سوال کیا کہ صوفی اور عارف کسے کہتے ہیں؟ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ صوفی اور عارف وہ ہیں جن کے دل کدورت بشریت سے آزاد ہوں اور دنیا اور حب دنیا سے صاف۔ جب ان میں یہ اوصاف پائے جائیں گے تو وہ اعلیٰ درجہ پائیں گے اور تمام مخلوقات سے برگزیدہ کہلائیں گے اور غیر دوست سے دور بھاگیں گے پھر وہ مالک ہو جائیں گے نہ کہ مملوک۔

پھر فرمایا کہ تصوف رسوم ہے نہ کہ علوم۔ اور یہ اہل محبت کے انفاس میں ہوتی ہے۔

مشائخ طبقات کا اخلاق یہی ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اس واسطے کہ خلق سے باہر نکلنا نہ رسوم سے حاصل ہوتا ہے نہ علوم سے۔

پھر فرمایا کہ عارف دنیا کا دشمن ہوتا ہے اور مولیٰ کا دوست۔ چونکہ وہ دنیا سے بیزار ہوتا ہے اور غل و غش اور حسد وغیرہ کی اسے خبر نہیں ہوتی۔

بعد ازاں پوچھا کہ عارف کیوں زیادہ روتے رہتے ہیں۔ فرمایا، ہاں اس وقت تک روتا رہتا ہے جب تک راہ میں ہوتا ہے لیکن جب حقائق قرب کو پہنچ جاتا ہے اور اسے وصال حاصل ہوتا ہے رونا بس ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی دوستی نے خاموش کر رکھا ہے کہ انہیں عالم موجودات کی کسی چیز کی خبر نہیں۔

بعد ازاں فرمایا کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی دوستی قرار پکڑتی ہے اسے واجب ہے کہ دونوں جہان کی خبر رکھے۔ اگر ایسا نہ کرے تو عاشق صادق نہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آنکھیں بند کیے ہوئے جھونپڑے سے باہر آئے۔ ایک درویش حاضر

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

خدمت تھا۔ اس نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا ۴۵ سال سے میں نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھوں۔ اس واسطے کہ یہ محبت نہیں کہ دوستی تو اللہ تعالیٰ سے کروں اور دیکھوں غیر کی طرف۔

بعد ازاں فرمایا کہ ایک بزرگ سے میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ اولیاء کے اعمال کا مطالعہ کرو۔ ان کے آزاد ہونے کا سبب یہ ہوگا کہ اس نے اختیار کے پیچھے غیر کے دخل کو بردار کھا۔ اولیاء وہ ہیں جنہیں کسی کام میں اس کے سوا چین نہیں آتا۔

بعد ازاں فرمایا کہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہے تو اپنی محبت اس پر غالب کرتا ہے۔ دوسری مرتبہ جب آدمی کی یہ حالت ہوتی ہے تو دوست اسے فردانیت کی سرائے میں لاتا ہے تاکہ باقی رہے۔

پھر فرمایا کہ جب عارف حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے تعلق ہو جاتا ہے تو منزل قرب میں ساکن ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کہاں تھا اور کیا چاہتا ہے؟ تو وہ اس کے سوا اور کوئی جواب نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔

اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ اگر اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ کی بات پوچھیں کہ کیا ہے؟ تو کہنا چاہئے کہ جب عارف کی نگاہ عالم وحدانیت اور جلال ربوبیت پر پڑتی ہے تو نابینا ہو جاتا ہے تاکہ غیر کی طرف نہ دیکھ سکے۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں بخارا میں بطور مسافر کے وارد تھا۔ وہاں پر ایک شخص کو دیکھا جو از حد یاد الٰہی میں مشغول تھا لیکن نابینا تھا۔ میں نے پوچھا، کب سے نابینا ہوئے ہو؟ فرمایا، جب میرا کام کمالیت کو پہنچ گیا اور واحدنیت اور جلال اور عظمت پر نگاہ پڑنی شروع ہوئی تو ایک روز بیٹھے بیٹھے میری نگاہ ایک غیر پر جا پڑی۔ غیب سے آواز آئی۔ اے مدعی! دعویٰ تو، تو ہماری محبت کا کرے اور دیکھے غیر کی طرف! جب یہ آواز سنی تو ایسا شرمندہ ہوا کہ بات نہیں ہو سکتی تھی۔ بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ جو آنکھ دوست کے سوا کسی غیر کو دیکھے وہ اندھی ہو جائے۔ ابھی یہ بات اچھی طرح نہ کہنے پایا تھا کہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔

پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرمایا کہ نماز ادا کرے۔ یعنی قیام کرے۔ دل محبت میں لگا اور جان نے منزل قرب میں آرام کیا اور سر وصل کو پہنچا۔ آدمیوں کو پیدا کرنے میں یہی مصلحت تھی۔

پھر فرمایا کہ ایک بزرگ صاحب طریقت جب سر سجدے میں رکھتا تو یہ دعا کرتا کہ قیامت کے دن مجھے نابینا اٹھا۔ سبب پوچھا تو کہا کہ جو شخص دوست کو دیکھتا ہے مناسب نہیں کہ قیامت کے دن غیر کو دیکھے۔

بعد ازاں درویشی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ فرمایا کہ درویشی اس بات کا نام ہے کہ جو آئے اسے محروم نہ کیا جائے۔ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلایا جائے۔ اگر ننگا ہے تو نفیس کپڑا پہنایا جائے۔ بہر حال اسے خالی نہیں جانے دینا چاہئے اس کا حال پوچھ کر دل جوئی ضرور کرنی چاہئے۔

اولیاء اللہ خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے

بعد ازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک اور درویش سفر کر رہے تھے۔ ہم نے شیخ بہاؤ الدین بختیار اوشی کو

SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

ازحد بزرگ مرد پایا۔ آپ کی خانقاہ میں یہ دستور تھا کہ جو آتا خالی نہ جاتا۔ اگر برہنہ ہوتا تو نفیس کپڑے اسے دیئے جاتے۔ ابھی دے نہ چکتے کہ غیب سے ویسے ہی اور آ جاتے۔

الغرض! چند روز آپ کی خدمت میں گزارے۔ آپ کی پہلی نصیحت یہ تھی کہ جو کچھ ملے۔ اسے راہ خدا میں صرف کرنا چاہئے کہ ایک پیسہ بھی اپنے پاس نہیں رکھنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل ہو۔

پھر فرمایا اے درویش! جسے نعمت حاصل ہوئی۔ اسی سے ہوئی۔ پھر ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش ازحد فقیر تھا لیکن اس کی عادت یہ تھی کہ اگر کوئی چیز بطور فتوح آ جاتی تو درویشوں کو بانٹ دیتا اور خود گھر میں گزارہ کرتا چنانچہ ایک مرتبہ دو درویش صاحب ولایت اس کے پاس آئے اور اس سے پانی مانگا۔ درویش اندر سے جَو کی دو روٹیاں اور پانی کا کوزہ لے کر آیا کیونکہ وہ بھوکے تھے۔ روٹی کھا کر پانی پیا۔ اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر باہم کہنے لگے کہ درویش نے تو اپنا کام کیا ہے۔ ہمیں بھی اپنا کام کرنا چاہئے۔ ایک نے کہا اسے دنیا دینی چاہئے۔ دوسرے نے کہا کہ یہ دنیا کے سبب گمراہی میں پڑ جائے گا۔ جواب دیا کہ درویش بخشنے والے ہوتے ہیں۔ دنیا آخرت کے بدلے دی۔ دعا کر کے چلے گئے۔ پھر وہ درویش ایسا کامل حال ہوا کہ ہر روز اس کے باورچی خانے میں ہزار من طعام موجود ہوتا جو خلق خدا کو کھلاتا۔

بعد ازاں فرمایا کہ راہ محبت میں عاشق وہ شخص ہوتا ہے جو دونوں جہان سے دل اٹھالے۔

محبت کے چار معنی

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ محبت کے چار معنی ہیں۔ پہلے ذکر خدا میں دل و جان سے خوش رہنا، دوسرے ذکر حق کو بڑا جاننا، تیسرے (علائق دنیوی سے) قطع تعلق کرنا اور چوتھے اپنی اور جو اس کے سوا ہے سب کی حالت پر رونا جیسا کہ کلام مجید میں آیا ہے۔ قل ان کان اباؤ کم وابناؤ کم واخوانکم وازواجکم الـــخ اور محبوں کی صفت یہ ہے کہ ان کی محبت ان معنی پر ایثار ہو جائے۔ بعد ازاں چار منزلیں محبت۔ علم، حیاء اور تعظیم کی طے کریں۔

پھر فرمایا کہ محبت میں صادق وہ ہے کہ والد اور خویش واقرباء سے قطع تعلق کر کے خدا اور رسول ﷺ سے تعلق پیدا کرے پس محب وہ شخص ہے کہ کلام الٰہی کے حکم پر چلے اور دوستی حق میں صادق ہو۔

بعد ازاں فرمایا کہ عاشقوں کا ایثار عاشقی بے نیازی اور محبوں کا ایثار آرزو کا نہ کرنا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا گیا کہ عارف کون ہے؟ فرمایا' جو دنیا سے روگردانی کرے اور جو کچھ اس کے پاس ہو راہ خدا میں صرف کرے۔

پھر فرمایا کہ عارفوں کی خصلت محبت میں اخلاص کرنا ہے پھر فرمایا کہ جہاں میں سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ درویش درویش کے ساتھ مل بیٹھے اور جو کچھ دل میں ہو ایک دوسرے سے بیان کرے اور صاف صاف کہہ دے اور سب سے بُری چیز یہ ہے کہ درویش درویش سے جدا رہے۔ اگر ایسی صورت ہے تو معرفت سے خالی ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اس بات سے پیدا ہوتی ہے کہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ دشمن جانتا ہے ان سے دشمنی کی

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

جائے مثلاً دنیا اور نفس۔

بعدازاں فرمایا کہ عارف محبت میں کب کامل ہوتا ہے؟ اس وقت جبکہ گفتگو بیچ سے اٹھ جائے ایسا ہو جائے کہ دوست رہے یا وہ۔

بعدازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ عارفوں میں صادق وہ ہے کہ جس کی ملکیت میں کوئی چیز نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی کی ملکیت ہو۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ محبت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ ایک پرندہ آ کر آپ کے سر پر بیٹھا۔ چند مرتبہ چونچ مار کر ہاتھ پر بیٹھا پھر بغل میں پھر زمین پر۔ چند مرتبہ چونچ ماری چونچ سے خون جاری ہوا پھر گر کر جان دے دی۔

جب خواجہ صاحب یہ فوائد ختم کر چکے تو میں اور لوگ واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

مجلس (۱۱)

عارفوں کا توکّل

بدھ کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ مولانا بہاؤالدین صاحب تفسیر، شیخ اوحد کرمانی اور چند اور درویش حاضر خدمت تھے۔ بات عارفوں کے توکل کے بارے میں شروع ہوئی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ عارفوں کا توکل یہ ہے کہ ان کا توکل سوائے خدا کے کسی پر نہ ہو اور نہ کسی چیز کی طرف توجہ کریں۔

پھر فرمایا کہ متوکل حقیقت میں وہ ہے جو خلقت کی مدد اور تکلیف کی حکایت وشکایت نہ کرے۔

پھر فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا تجھے کچھ ضرورت ہے؟ فرمایا۔ تجھ سے نہیں۔ اس واسطے کہ آپ اپنے نفس سے غائب تھے لیکن اللہ تعالیٰ سے باطنی حضور حاصل تھا۔

بعدازاں فرمایا کہ اہل توکل پر تجلیات شوق میں ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اگر اس وقت انہیں ذرہ ذرہ کر دیا جائے یا تلوار سے زخمی کیا جائے یا کسی اور طرح رنج والم پہنچایا جائے تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔

بعدازاں فرمایا کہ عارف کا توکل حق پر اس قسم کا ہوتا ہے کہ وہ عالم سکر میں متحیر رہتا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ عارف کون ہے؟ فرمایا' جو تین چیزیں علم، عمل اور خلوت سے قطع تعلق رکھے کہ جب "عصیٰ آدم" کی آواز آئی تو سونے چاندی کے سوا باقی سب چیزیں حضرت آدم علیہ السلام کی حالت پر روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تم کیوں نہیں روئے۔ عرض کی جو تیرا نافرمانبردار ہے اس کی حالت پر ہم نہیں روئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! کہ تمہاری قیمت اور جو کچھ تم میں ہے ان پر ظاہر کروں گا اور اس کے فرزندوں کو تمہارا خادم بناؤں گا۔

بعدازاں فرمایا کہ جب محب مملکت کا دعویٰ کرے تو محبت کے درجے سے گر جاتا ہے۔

WORK FOR HUMANITY SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ محبت وفا کا دعویٰ ہے مع وصال اور حرمت باطل یعنی فقر کا مشاہدہ ایسا محب ہے۔ جو فریضہ نمازوں میں اپنے نفس کان اور سر کا خیال رکھے۔

رضائے محبت کیا ہے؟

بعدازاں فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ محبت کی رضا کیا ہے؟ فرمایا' اگر ساتوں دوزخ مع عظمت وہیبت ان کے دائیں ہاتھ پر رکھ دیئے جائیں تو یہ نہ کہے کہ بائیں ہاتھ پر رکھ دو۔

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ سب سے پہلے چیز جو انسانوں پر فرض ہوئی وہ معرفت تھی۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ جنوں اور انسانوں کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے بعض چیزوں کو بعض چیزوں میں پوشیدہ کیا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ اسرار اولیاء کی محبت میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ جب محبوں کو اپنے انوار وتجلیات سے زندہ کرے گا تو انہیں وہ رویت نصیب ہوگی جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ چونکہ حق تعالیٰ بے زبان و بے جان و بے مکان و بے جہت ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے اوصاف سے متصف ہوئے۔

عاشقِ صادق

پھر فرمایا کہ قیامت کے دن اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا عاشقوں کو صادق محب بنا دے گا۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ ان عاشقوں میں سے کوئی عاشق محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن صادق وثابت نہ ہو تو وہ شرمندہ ہوگا اور اپنا منہ محبوں میں نہیں دکھا سکے گا پھر آواز آئے گی کہ یہ عاشق صادق نہ تھا اسے عاشقوں سے نکال دو۔

بعدازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ اہل محبت وہ لوگ ہیں جو صرف دوست کی بات سنتے ہیں۔ الحدیث عن قلبی ربی۔ یعنی عاشقوں کا دل صرف حق تعالیٰ کی بات سنتا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ جب صاحب محبت مرجاتا ہے تو اسے جلدی بخش دیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک درویش کو جنگل میں دیکھا کہ مر گیا ہے اور ہنس رہا ہے کہا تو، تو مر گیا ہے کیوں ہنستا ہے؟ کہا محبت خدا کی مرضی ہی ایسی تھی۔

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا دل وہ ہے جو اپنے حال سے فانی ہو اور مشاہدۂ دوست میں باقی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال پر غالب ہو اور اس کا اپنے آپ پر کچھ اختیار نہ ہو اور عرش تک اسے قرار نہ ہو۔

فرمایا، ایک روز مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملازمت (خدمت) کرنا کیسا ہے؟ فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملازمت کرتا ہے وہ ضرور واصل بن جاتا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے سوال کیا گیا کہ سب سے اعلیٰ عمل کون سا ہے؟ فرمایا، اپنے اوقات کو یادالٰہی میں بسر کرنا۔ جو شخص بزرگی کا دعویٰ کرے اور اس میں مراد پائی جائے تو سمجھو کہ وہ جھوٹا ہے۔ دعویٰ محبت میں مرد وہ شخص ہے جو اپنی مراد

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF

www.syedajmersharif.com

سے درگزر کرے اور مراد حق اختیار کرے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کا دوست کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر اس وقت اللہ تعالیٰ اسے دوست کہے تو بندگی کا جواب کہے۔ (یعنی بندگی کے سوا کچھ جواب نہ دے) اس واسطے کہ اہل محبت کا نہ نام ہوتا ہے نہ جواب نہ رسم۔

پھر فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا کہ اہل عشق دوست کے سوا غیر کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔ اس واسطے کہ جو بغیر دوست کے خوش ہوتا ہے تو اسے ہر قسم کا اندوہ لاحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے دوست کی خدمت سے انس نہیں۔ اسے سب سے وحشت آتی ہے جو دوست سے دل نہیں لگاتا۔ وہ ہیچ در ہیچ ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ عارف وہ شخص ہوتا ہے جو صبح اٹھے تو رات کی بابت اسے کچھ نہ یاد ہو۔

بعد ازاں خواجہ صاحب ادام اللہ تقواہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا اے غافل اس سفر کیلئے توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے۔ یعنی موت۔ بعد ازاں فرمایا کہ اہل محبت کا ایسا گروہ ہے کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ بعد ازاں فرمایا کہ محبت میں عارف وہ شخص ہے جسے کوئی شے عجیب معلوم نہ ہو کیونکہ تسلیم دعویٰ صرف ایک چیز میں نہیں ہوتا جب کہ ہاتھ سے دیا جا چکے۔

پھر فرمایا کہ سب سے عمدہ وقت وہ ہے جب کہ دل میں کوئی وسوسہ اور خیال نہ ہو۔ اور لوگوں سے رہائی حاصل ہو۔ پھر فرمایا جسے محبت دی گئی ہے اسے فقر و وحشت دی گئی ہے تاکہ دنیا پر فریفتہ نہ ہو جائے۔

پھر فرمایا، عارف کہتے ہیں کہ یقین بمنزلہ نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے پھر وہ محبوں اور متقیوں کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

آدمی کی اصل

بعد ازاں فرمایا کہ آدمی کی اصل پانی اور خاک سے ہے جس پر پانی غالب ہے اگر وہ لطف و ریاضت سے جمال (الٰہی) کے دیکھنے میں خود پسندی سے کام لے تو وہ مقصود حاصل نہیں کر سکتا اور جس پر خاک غالب ہو تو سختی کے وقت وہ نیک پایا جاتا ہے تاکہ کسی کام کے لائق ہو جائے۔

پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بادل پیدا کرنا چاہا کہ ہر قسم کا رنگ ہو اور ہر قسم کا مزا۔ جب رنگوں کو ملایا تو اس سے پانی کا رنگ بنا اور جب سب مزوں کو ملایا تو پانی کا سا ذائقہ ہو گیا۔ اس کے پینے سے زندگی تو پاتے ہیں لیکن اس کی لذت کی خبر نہیں۔ ہر ایک چیز پانی کے سبب زندہ ہے۔

بعد ازاں ایک درویش نے جو حاضر خدمت تھا پوچھا کہ مجنون کون تھا؟ فرمایا وہ جو آغاز عشق میں ناچیز ہو جائے اور دوسرے اور تیسرے درجہ میں گم ہو جائے۔ پوچھا فنا و بقا کیا ہے؟ فرمایا فنا و بقا حق ہے اور بقا بقائے حق ہے اور فنا، فنائے نفس۔ پوچھا تجرید کیا ہے؟ فرمایا صفات محبوب کا ذہن نشین کرنا (اسی لئے فرمایا گیا ہے) جو مجھ سے محبت کرتا ہے میں اس کیلئے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔

پھر فرمایا۔ میں نے ملتان میں ایک بزرگ سے سنا کہ اہل محبت کی توبہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ اول ندامت، دوم گناہوں کا

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

چھوڑ دینا اور سوم اپنے تئیں ظلم و جھگڑے سے پاک رکھنا۔

بعدازاں فرمایا کہ علم ایک ایسی چیز ہے جو محیط ہے معرفت اس کی ایک جز ہے پس خدا کہاں ہے اور بندہ کہاں۔ علم خدا ہی کو ہے۔ معرفت دونوں کی۔

پھر فرمایا جب تک عارف کے ہنر خالص نہیں ہوتے اس کا کوئی فعل صاف نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا جس کو تو دوست رکھے گا اس کے سر پر بلا برسائے گا۔

پھر فرمایا توبۃ النصوح میں تین باتیں ہیں اول کم کھانا، روزے کیلئے۔

دوسرے کم سونا' طاعت کیلئے۔

تیسرے کم بولنا' دعا کیلئے۔

پہلے سے خوف، دوسرے اور تیسرے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ پس خوف کے ضمن میں گناہ کی ترک ہے تا کہ آگ سے نجات حاصل ہو۔ اور رجاء کے ضمن میں طاعت کرتا ہے تا کہ بہشت میں مقام حاصل کر سکے اور ابدی زندگی حاصل کر سکے۔ اور محبت کے ضمن میں فکروں کا اجتہاد کرنا ہے تا کہ رضائے حق حاصل ہو۔ فرمایا محبت میں عارف وہ ہے جو ذکر کے سوا کسی کو دوست نہ رکھے۔

جب خواجہ صاحب یہ بیان کر چکے تو آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اب میں وہاں کا سفر کرتا ہوں جہاں میرا مدفن ہوگا یعنی اجمیر جاتا ہوں۔ ان دنوں اجمیر ہندوؤں سے بھرپور تھا اور مسلمانی وہاں پر کچھ ایسی ترقی پر نہ تھی۔ جب خواجہ صاحب کا قدم مبارک وہاں پہنچا تو اس قدر اسلام ظاہر ہوا جس کی کوئی حد نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۱۲)

ملک الموت

جمعرات کے روز قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا اور یہ آخری مجلس تھی۔ اجمیر کی جامع مسجد میں درویش' عزیز' اہل صفا اور مرید حاضر خدمت تھے۔ بات ملک الموت کے بارے میں شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ بغیر ملک الموت کے دنیا کی قیمت جَو بھر بھی نہیں۔ پوچھا کیوں۔ فرمایا: اس واسطے کہ حدیث میں ہے: الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب۔ یعنی موت ایک پل ہے جو دوست سے ملاقات کراتا ہے۔

پھر فرمایا کہ دوست وہ ہے جو دل سے یاد کرے کیونکہ دل یار کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ خاص کر اس واسطے کہ عرش کے گرد طواف کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے میرے بندے! جب میرا ذکر تجھ پر غالب آجائے گا تو میں تیرا عاشق ہو جاؤں گا یعنی تیرا محب۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com

پھر فرمایا عارف آفتاب کی طرح ہوتا ہے جو سارے جہان کو روشنی بخشتا ہے جس کی روشنی سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی۔

جب خواجہ صاحب یہ فوائد ختم کر چکے تو آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ہمیں اس جگہ لایا گیا ہے کہ ہمارا مدفن یہاں ہوگا۔ ہم چند ہی روز میں اس جہان سے سفر کر جائیں گے۔ شیخ علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ حاضر تھے انہیں حکم ہوا (حکم و فرمان) مثال لکھو اور شیخ قطب الدین بختیار کاکی کو دے دو تا کہ دہلی چلے جائیں۔ کیونکہ خلافت ہم نے انہیں دی ہے اور وہی (دہلی) ان کا مقام ہے۔

بعد ازاں جب مثال ختم ہوئی تو مجھے دی۔ میں آداب بجالایا۔ حکم ہوا کہ نزدیک آؤ! جب میں نزدیک گیا تو دستار اور کلاہ میرے سر پر رکھی اور شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا عصا دیا اور زرہ مجھے پہنائی۔ اور قرآن شریف اور مصلی بھی عنایت کیا اور فرمایا کہ یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے خواجگان چشت کو بطور امانت ملی ہے۔ ہم نے تجھے دے کر روانہ کیا ہے جس طرح انہوں نے ہم تک پہنچائی ہے۔ تم آگے پہنچا دینا اور نیز اس کا حق ادا کرنا تا کہ قیامت کے دن ہم خواجگان کے روبرو شرمندہ نہ ہوں۔ میں آداب بجالایا اور خواجہ صاحب نے دوگانہ ادا کر کے فرمایا جا! تجھے خدا کو سونپا اور تجھے منزل گاہ تک عزت سے پہنچایا۔

چار نفیس گوہر

بعد ازاں فرمایا کہ چار چیزیں نہایت نفیس گوہر ہیں۔ اول وہ درویش جو اپنے تئیں دولت مند ظاہر کرے۔ دوسرے بھوکا جو اپنے تئیں پیٹ بھرا ظاہر کرے۔ تیسرے غمناک جو اپنے تئیں خوش ظاہر کرے۔ چوتھے جس سے دشمنی ہو۔ اسے دوست دکھائی دے۔ پھر فرمایا کہ اہل محبت کا مرتبہ ایسا ہے اگر اس سے پوچھیں کہ تو نے رات کی نماز ادا کی تھی تو کہہ دے کہ مجھے فرصت نہیں۔ ہم ملک الموت کے گرداگرد گھومتے ہیں جہاں وہ جاتا ہے وہیں اسے پکڑتے ہیں۔ خواجہ صاحب یہی فوائد بیان کر رہے تھے۔ میں نے چاہا کہ قدم بوسی کر کے روانہ ہو جاؤں۔ چونکہ آپ روشن ضمیر تھے فوراً معلوم کر لیا۔ فرمایا' نزدیک آ! میں نے اٹھ کر سر قدموں میں رکھ دیا۔ فاتحہ پڑھ کر فرمایا کہ غم نہ کرو! اور مردہ نہ بنو! میں آداب بجالا کر واپس آیا۔ جب دہلی پہنچا تو تمام امام اور اہل اصفیاء میرے پاس آئے۔ دہلی آئے چالیس روز گزرے تھے۔ خبر پہنچی کہ خواجہ صاحب میرے روانہ ہونے کے بعد بیسویں روز اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔ اسی رات دل خراب مصلی پر بیٹھ کر سو گیا دیکھا کہ خواجہ صاحب عرش کی زمین پر کھڑے ہیں۔ میں نے سر قدموں پر رکھ دیا اور احوال پوچھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور کروبیوں اور ساکنان عرش کے پاس جگہ دی۔ میں یہیں رہوں گا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

WORK FOR HUMANITY
SYED AJMER SHARIF
www.syedajmersharif.com